مفت سلسلہ اشاعت نمبر 80

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

# ضیائے نماز

از افادات

خطیبِ پاکستان علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# ضیائے نماز

از افادات

خطیب پاکستان حضرت علامہ مولانا

**محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ الرحمہ

ناشر


## جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔74000 فون : 2437799

Website Address : ishaateislam.net


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | ضیائے نماز |
| مصنف | : | خطیب پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ |
| ضخامت | : | ۱۵۲ صفحات |
| تعداد | : | ۲۰۰۰ |
| مفت سلسلہ اشاعت | : | ۸۰ |

☆☆ ناشر ☆☆

## جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔74000

فون :2439799

Website Address : www. ishaateislam.net

# تقریظ مبارکہ

## پیر طریقت، رہبر شریعت، پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت

## حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید فرقان حمید میں جتنی تاکید نماز کے لیے آئی ہے اتنی تاکید کسی اور عمل کے لیے نہیں آئی۔ ثانوی حیثیت میں اگر کوئی حکم نماز کے بعد ہے تو وہ زکوٰۃ ہے جس سے نماز کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، نماز پڑھنے پر بے انتہا اجر و ثواب کی بشارتیں آئیں جبکہ اس کے ترک کرنے پر بے شمار وعیدیں بھی ہیں، نیز باجماعت نماز پڑھنے کی بھی تاکید قرآن و سنت میں ہے، قرآن مجید سے منصوص ہے و ارکعوا مع الراکعین جس سے نماز باجماعت کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ اسی طرح احادیث نبوی ﷺ میں بھی نماز کو باجماعت ادا کرنے کی تاکید فرمائی گئی جس پر علماء کا مفتی بہ قول یہ ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے اگرچہ گھر میں یا بے جماعت نماز پڑھنے سے نماز تو ادا ہو جائے گی مگر ثواب میں کافی کمی ہو گی۔

نماز کو عماد الدین یعنی دین کا ستون کہا گیا، نماز کی اہمیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمان کو کلمہ شریف پڑھنے کے بعد نماز ہی ایک ایسا فریضہ ہے جسے ہمیشہ جاری رکھنے کا حکم ہے، روزہ کی فرضیت سال میں ایک ماہ ہے، زکوٰۃ بھی سال میں ایک مرتبہ ادا کرنی ہو گی، حج کا فریضہ بھی ساری عمر میں ایک ہی مرتبہ ہے



مگر نماز سے کسی حال مفر نہیں، اگر عذر شرعی ہو تو بیٹھ کر پڑھیں، لیٹ کر پڑھیں، اشارہ سے پڑھیں، غسل نہ ہو تو غسل کا تیمم کر کے پڑھیں، وضو نہ ہو تو وضو کا تیمم کر کے پڑھیں، غرض کسی حال میں نماز کے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

مجھے بڑی خوشی ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنّت کراچی نماز کے مسائل پر مشتمل اس کتاب جس میں فرائض نماز، واجبات، مستحبات، نوافل اور آخر میں ضروری دعاؤں پر مشتمل ہے کو شائع کر رہی ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے حبیب علیہ السلام کے صدقے و طفیل اس کتاب کو ہر خاص و عام کے لیے مفید بنائے، جمعیت اشاعت اہلسنّت کے اراکین کو اجر عظیم عطا فرمائے اور مزید دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

(فقیر سید شاہ تراب الحق قادری)

امیر جماعت اہلسنّت پاکستان کراچی

خطیب میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی

۷ اربیع الاول شریف ۲۰۰۰ء

# تقریظ مبارکہ

## خطیب ملت، سرمایہ اہلسنّت، غماز مذہب اہلسنّت

حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتھم العالیہ

فرزندار جمند حضرت خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ

### باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

میرے والد گرامی، مجدد مسلک اہل سنت، خطیب اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تحریر فرمائی ہوئی کتاب "نماز مترجم" گذشتہ نصف صدی سے اپنے موضوع پر مقبول ترین کتاب ہے، اردو دان طبقے کے تمام مدارس میں یہ کتاب نصاب میں شامل ہے۔ اس کتاب کو جانے کتنے پبلشرز بغیر اجازت شائع کر رہے ہیں اور یہ ظلم بھی وہ کر رہے ہیں کہ میرے والد گرامی کا پورا نام مبارک بھی نہیں لکھ رہے۔ دین ومذہب کے نام پر ایسے لوگوں کی یہ ستم ظریفی ان کے لیے ہرگز سود مند نہیں ہوگی۔ کچھ افراد نے اس کتاب کا مکمل من وعن متن معمولی اضافوں کے ساتھ اپنے نام سے شائع کیا اور یہ ذکر تک نہیں کیا کہ وہ میرے والد گرامی علیہ الرحمہ کے تحریر کیے ہوئے متن کو نقل کر رہے ہیں۔

جمعیت اشاعت اہل سنت پاکستان مسلک حق اہل سنت وجماعت کی تبلیغ واشاعت کے حوالے سے ایک معروف ادارہ ہے اور سرگرم عمل ہے۔ اس کے وابستگان نے میرے والد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی کتاب "نماز مترجم" کو مفت



تقسیم کے لیے شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے، اور اس میں کچھ مسائل وفضائل کا اضافہ کیا ہے۔ یہ فقیر ان اضافوں کا متن پوری طرح نہیں دیکھ سکا لیکن امید کرتا ہے کہ یہ اضافے قارئین کے لیے مفید تامہ ہوں گے یہ فقیر انھیں حصول ثواب کی نیت سے اس کتاب کی اشاعت کی اجازت دیتا ہے۔ اللہ کریم جل شانہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے ہم سب کو نیکی پر استقامت عطا فرمائے۔

# پیش لفظ

نماز دین کا ستون، نماز جنت کی کنجی، نماز مومن کی معراج، نماز مصطفیٰ کریم ﷺ کی مقدس آنکھوں کی ٹھنڈک، ایک ایسا فرض جو کسی حال بھی معاف نہیں، محشر میں سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا اس سے نماز کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

گذشتہ سالوں میں نماز کے موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئیں نماز مترجم، نماز کا جائزہ، نماز کے آداب، نماز کا چور وغیرہ وغیرہ ان میں سے نماز مترجم جو خطیب پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے کو ایک اہمیت یہ حاصل ہے کہ یہ اس موضوع پر اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے اس کے بعد لکھی جانے والی اکثر کتابیں یا تو اس کتاب کا ہو بہو چربہ تھیں یا پھر اس کتاب میں چند مسائل کے اضافہ اور تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ شائع کی گئی تھیں۔ اس طرح اصل مرجع اور ماخذ یہی کتاب قرار پائی۔

ہماری کتاب "ضیائے نماز" میں بھی اکثر مسائل خطیب پاکستان علیہ الرحمہ کی کتاب "نماز مترجم" سے لیے گئے ہیں اور ہم یہ ذکر کرتے ہوئے کوئی شرم محسوس کرنے کی بجائے فخر محسوس کرتے ہیں کیونکہ اپنے بزرگوں کی خدمات کا اعتراف اور ان کی بارگاہ میں ہدیہ عجز و نیاز پیش کرنا باعث شرم نہیں بلکہ باعث فخر ہوا کرتا ہے۔

ہماری اس کتاب پر مجاہد اہلسنت، غماز مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہ العالی کی تقریظ نے اس میں چار چاند لگا دیے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب کے علم میں عمر میں اور عمل میں خیر و برکت عطا



فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر دراز فرمائے۔

اس کتاب پر دوسری تقریظ خطیب ملت، سرمایہ اہلسنت حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی دامت برکاتہم العالیہ کی ہے۔ علامہ موصوف نہایت ہی خلیق اور ملنسار طبیعت کے مالک ہیں اور جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے اراکین کے ساتھ خصوصی محبت اور شفقت کا برتاؤ فرماتے ہیں نیز اکثر و بیشتر ہماری رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرماتے رہتے ہیں۔

ہم اراکین جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان حضرت علامہ کے بے حد ممنون و مشکور ہیں کہ انھوں نے ہماری درخواست پر اس کتاب "ضیائے نماز" کو اپنے والد گرامی خطیب پاکستان علیہ الرحمہ کے نام سے شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے و طفیل ان کے علم میں ان کی عمر میں اور ان کے عمل میں خیر و برکت عطا فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ مل کر مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان ان تمام افراد کی تہہ دل سے ممنون ہے جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت میں دامے، درمے، قدمے، سخنے جس طرح بھی حصہ لیا اللہ تبارک و تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت میں کسی بھی نوعیت کا تعاون کرنے والوں کو دارین کی سعادتیں مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقط

اراکین جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

# انتساب

ہم اپنی اس کتاب کو دورِ قریب کے علمائے اہلسنّت و بزرگانِ دین
خصوصاً ضیاء الملت والدین حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمہ،
پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی
علیہ الرحمہ، مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمہ،
استاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبد المصطفیٰ الازہری علیہ
الرحمہ، مفتی اہلسنّت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری محبوب رضا خان علیہ
الرحمہ، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی تقدس علی خان صاحب
علیہ الرحمہ، خطیب پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ کی
ذواتِ قدسیہ سے منتسب کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب رؤف
الرحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے و طفیل ان بزرگانِ دین کے
درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور ہمیں ان کے نقوش پا پر گامزن
رکھتے ہوئے مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت کی توفیق
رفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ



# تجدیدِ ایمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

**ایمان مفصل**

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ
اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور
خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ
بری تقدیر کا خالق اللہ ہے اور موت کے بعد اٹھائے
الْمَوْتِ ط
جانے پر

**ایمان مجمل**

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ
میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں
وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ
اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے
بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ط
زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے

# چھ کلمے

**اوّل کلمہ طیّب**

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

**دوسرا کلمہ شہادت**

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں

**تیسرا کلمہ تمجید**

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔



**چوتھا کلمہ توحید**

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ہے بادشاہی اور اسی کے لیے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔ اسی کے دست قدرت میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

**پانچواں کلمہ استغفار**

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا

وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی

بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے

**چھٹا کلمہ ردِّ کفر** | اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے

اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ

کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا

وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ

ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے

عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ

اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے

وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ

اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے

وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا

اور بےحیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور

وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ

میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق

رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں



# وضو کا بیان

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط (سورۂ مائدہ آیت نمبر6)

ترجمہ :۔اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا موںھ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔(ترجمہ از کنزالایمان شریف)

نماز صحیح ہونے کے لیے غسل اور وضو کا صحیح ہونا لازمی ہے اگر ان میں کوئی ایسی غلطی ہوگی جس سے وضو یا غسل صحیح نہ ہوا تو یقیناً نماز بھی نہ ہوگی۔ لہٰذا ان کے مسائل کی طرف توجہ بے حد ضروری ہے۔

اجمالاً یہاں وضو اور آگے غسل کا بیان کیا جاتا ہے۔ احادیث کریمہ میں وضو کے بے شمار فضائل آئے ہیں لیکن یہ اسی وقت حاصل ہوں گے جب کہ شرائط وغیرہ کو ملحوظ رکھا جائے۔

## وضو کے فضائل :

**حدیث :۔** حضور رحمت عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے موںھ کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب موںھ دھویا تو چہرے کے گناہ نکلے یہاں

تک کہ پلکوں کے اور جب ہاتھ دھویا تو ہاتھوں کے گناہ نکلے۔ یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید بر آں۔ (نسائی شریف)

## وضو کے فرائض :

وضو کے چار فرض ہیں۔

(۱) موتھ دھونا (۳) سر کا مسح کرنا

(۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔

**فائدہ :۔** کسی عضو کو دھونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ اس عضو کے ہر حصے پر کم سے کم دو قطرے پانی بہہ جائیں۔ بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک آدھ قطرہ بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا۔ اس بات کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ لوگ اس طرف توجہ نہیں دیتے اور نمازیں برباد ہو جاتی ہیں۔

☆ کسی عضو پر گیلا ہاتھ پھیرنے یا تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔ (درمختار وغیرہ)

**۱۔ موتھ دھونا :۔** اس طرح کہ لمبائی میں شروع پیشانی جہاں سے عادۃً بال جمنے کی انتہا ہو سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں کان کی ایک لو سے دوسری لو تک پانی بہہ جائے۔ بہت سے لوگ یوں کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ پر چلو ڈال کر سارے موتھ پر پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ موتھ دھل گیا حالانکہ اس طرح موتھ نہیں دھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔



**۲۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا :۔** پہلے دایاں پھر بایاں ہاتھ کہنیوں سمیت اس طرح دھوئے کہ ناخنوں سے لے کر کہنیوں تک ہر جگہ پانی بہہ جائے صرف چلو میں پانی لے کر کلائی پر الٹ لینا ہرگز کافی نہیں۔

**۳۔ سر کا مسح کرنا :۔** سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور اگر بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کے چوتھائی کا مسح فرض ہے۔ (ردالمحتار)

☆ سر سے نیچے جو بال لٹکتے ہیں ان کا مسح کافی نہیں۔ (درمختار)

**۴۔ دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا :۔** پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک بائیں ہاتھ سے دھوئے۔ اس حکم میں ٹخنے بھی داخل ہیں گھائیاں، انگلیوں کی کروٹیں، تلوے، ایڑیاں اور کونچیں سب کا دھونا فرض ہے۔ (عامہ کتب)

☆ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھے میں اس قدر کھینچ کر تاگا باندھا جاتا ہے کہ پانی کا بہنا تو درکنار تاگے کے نیچے کا حصہ تر بھی نہیں ہوتا۔ اس سے بچنا لازم ہے۔

## وضو کا طریقہ

اونچی جگہ قبلہ رُو بیٹھے یہ مستحب ہے، حکم الٰہی بجالانے کی نیت کرے ورنہ ثواب حاصل نہ ہوگا اور بسم اللہ پڑھے۔ (کیونکہ جو وضو بسم اللہ سے شروع کیا جائے تمام بدن کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے ورنہ جتنے پر پانی گزرے گا، اتنا ہی گناہوں سے

پاک ہوگا۔) پہلے تین تین بار پہونچوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر تین بار مسواک کو دھوئے، اس کے بعد تین بار مسواک کرے، پھر تین بار اس طرح کلی کرے کہ مونھ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے (کہ وضو میں اسی طرح کلی کرنا سنت مؤکدہ ہے) روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے۔ (اکثر دیکھا جاتا ہے جلدی جلدی تین بار کلی کرنے کی جائے بیچ بیچ کر لیا کرتے ہیں یا ناک کی نوک پر تین بار پانی لگالیا جاتا ہے۔ یہ خلاف سنت ہے اور اس کا عادی گناہ گار ہے۔) تین بار ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھائے (کہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔) پھر تین بار مونھ اس طرح دھوئے کہ لمبائی میں شروع پیشانی سے جہاں سے عادتاً بال جمنے کی انتہا ہو، ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں کان کی ایک لو سے دوسری لو تک پانی بہہ جائے، پھر دونوں ہاتھ دھوئے، پہلے دایاں پھر بایاں کہنیوں سمیت اس طرح کہ ناخن سے لے کر کہنیوں تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔

تنبیہ :۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ چلو میں پانی لے کر پہونچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کہنی تک بہتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح کرنے سے کہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ بہنے کا اندیشہ ہے۔ اس کا لحاظ ضروری ہے کہ ایک رونگٹا بھی خشک نہ رہے۔ اگر پانی کسی بال کی جڑ کو تر کرتا ہوا بہہ گیا اور بال کی نوک بھی خشک رہ گئی تو وضو نہ ہوگا۔

پھر سر کا مسح یوں کرے کہ دونوں انگوٹھے اور کلمے کی انگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتا ہوا گدی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر



سے جدا رہیں۔ پھر گدی سے ہتھیلیوں کو کھینچتا ہوا پیشانی تک لائے۔ کلمے کی انگلیاں اور انگوٹھے اس دوران سر سے الگ رہنا چاہئیں۔ پھر کانوں کی اندرونی سطح کا مسح کرے اور انگوٹھوں سے کانوں کی بیرونی سطح کا اور بھیگی چھنگلی (چھوٹی انگلی) کانوں کے سوراخوں میں ڈالے اور دونوں ہاتھوں کی چار چار انگلیوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصے کا مسح کرے (بعض لوگ گلے پر بھی مسح کرتے ہیں یہ بدعت ہے۔) پھر پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک بائیں ہاتھ سے دھوئے۔ پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے کرے اور بعد وضو آسمان کی طرف مونھ کر کے کلمۂ شہادت یعنی (اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ) اور سورۂ قدر (اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ) الی آخرہ پڑھ لے۔

**وضو کی سنتیں** :۔ نیت کرنا، بسم اللہ پڑھنا، دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا، تین بار نئے سرے سے دھو کر تین بار مسواک کرنا، تین چلو سے تین بار کلی کرنا، روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا، تین چلو سے ناک میں تین بار پانی چڑھانا، داڑھی ہو تو اس کا خلال کرنا، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، جن اعضاء کو وضو میں دھونا ہے ان کو تین بار دھونا (اس میں چلوؤں کی گنتی نہیں بلکہ پورا دھونے کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو اگرچہ کتنے ہی چلوؤں سے ہو۔) پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، ترتیب قائم رکھنا، پے در پے وضو کرنا یعنی (ایک عضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا اعضو دھولینا۔)

**وضو کے مستحبات :۔** قبلہ رُو اونچی جگہ بیٹھنا، اعضاء دھونے سے پہلے ان پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لینا۔ (اس ترکیب سے وضو بھی کامل ہو گا اور پانی میں اسراف سے بھی انسان بچا رہے گا۔) پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا، اطمینان سے وضو کرنا، کپڑوں کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا، کانوں کے مسح کے دوران بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا، سیدھے ہاتھ سے کلی کرنا، سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا، بائیں (الٹے) ہاتھ سے ناک صاف کرنا، بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا، پاؤں الٹے ہاتھ سے دھونا، دونوں ہاتھوں سے موتھ دھونا، ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا۔ ہر عضو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا کہ قطرے کپڑے یا بدن پر نہ ٹپکیں۔ (خصوصاً اس بات کا لحاظ رکھے کہ جب مسجد میں جائے تو قطروں کو فرشِ مسجد پر نہ گرائے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے) دوران وضو درود شریف اور مسنون دعائیں وغیرہ پڑھنا۔ وضو شروع کرتے وقت زبان سے کہہ لینا کہ وضو کرتا ہوں۔ ہر عضو کے دھوتے یا مسح کرتے وقت نیتِ وضو کا حاضر رہنا اور اعضائے وضو پر کچھ تری باقی چھوڑ دے کہ یہ روزِ قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔ وضو کا بچا ہوا تھوڑا پانی پی لینا۔

**وضو کے مکروہات :۔** اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرے ٹپکانا، وضو کے لیے ناپاک جگہ پر بیٹھنا یا ناپاک جگہ پر وضو کا پانی گرانا۔ قبلہ کی طرف تھوک، کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا، بے ضرورت دنیاوی باتیں کرنا، زیادہ پانی خرچ کرنا، اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ موتھ پر پانی مارنا، موتھ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا، ایک



ہاتھ سے موتھ دھونا کہ رافضیوں (شیعوں) اور ہندوؤں کا طریقہ ہے، گلے کا مسح کرنا، بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا، سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا، تین بار نئے سرے سے پانی لے کر تین بار سر کا مسح کرنا، دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا، موتھ ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر آنکھ اور ہونٹ زور سے بند رکھنے کی وجہ سے کچھ حصہ سوکھا رہ جائے تو وضو ہی نہ ہو گا، یاد رہے کہ وضو میں ہر سنت کو چھوڑنا مکروہ اور ہر مکروہ کو ترک کرنا سنت ہے۔

## وہ صورتیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

پاخانہ یا پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا۔ پیچھے سے ہوا کا خارج ہونا۔ خون یا پیپ یا زرد پانی کا کہیں سے نکل کر بدن کے ایسے حصہ پر بہہ جانا جس کا دھونا وضو یا غسل میں فرض ہے۔ دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا۔ موتھ بھر قے آنا (موتھ بھر کے یہ معنی ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو)۔ سہارا لگا کر یا لیٹ کر سو جانا۔ کسی وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔ بالغ کا رکوع و سجدہ والی نماز میں قہقہہ مارنا (اتنی آواز سے ہنسنا کہ برابر والا سن لے۔)

## وہ صورتیں جن میں وضو نہیں جاتا:

خون یا پیپ یا زرد پانی ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھر آتا ہے۔ خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آگئی۔ مگر خون بہنے کے قابل نہیں، ناک صاف کیا اس میں سے جما ہوا خون نکلا۔ کان میں

تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا۔ جوں، کھٹل، مچھر یا پسو نے خون چوسا۔ بلغم کی قے جتنی بھی ہو۔ بیٹھے بیٹھے جھونکے لیتے رہے یا اونگھتے رہے یا نماز کے اندر سوتے رہے یا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو ان صورتوں میں وضو نہ جائے گا۔ ہاں نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگانے سے نماز یا سجدہ فاسد ہو جائے گا۔ (عامہ کتاب)

# ضروری مسائل

مسئلہ :۔ لبوں کا وہ حصہ جو عموماً اور عادتاً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اس کا دھونا بھی فرض ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ :۔ نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ حرکت دینا ضروری نہیں ہے (درمختار۔ ردالمحتار)

مسئلہ :۔ آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا ضروری نہیں بلکہ نہیں دھونا چاہیے کہ نقصان دیتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ :۔ جن اعضاء کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہہ جانا شرط ہے۔ اگرچہ بلا ارادہ ہو اور اپنے فعل سے نہ ہو مثلاً مینہ برسا (بارش ہوئی) اور اعضائے وضو کے ہر حصے پر دو دو قطرے پانی بہہ گئے وہ اعضاء دھل گئے۔ یا پھوار برسی اور چوتھائی حصے کو تری پہنچ گئی تو مسح کا فرض اُتر گیا۔ (درمختار وغیرہ)



مسئلہ :۔ ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں، انگلیوں کی کروٹیں، ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے، کلائی کے بال جڑ سے نوک تک ان سب پر پانی بہہ جانا ضروری ہے اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی بہہ گیا مگر کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہا تو وضو نہ ہوا مگر ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے۔ (درمختار)

مسئلہ :۔ عورتیں ناخنوں پر نیل پالش (NAIL POLISH) لگاتی ہیں ان کو ہٹائے بغیر وضو و غسل کچھ نہ ہوگا۔

مسئلہ :۔ مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہئے۔ خواہ کسی عضو کو دھونے کے بعد ہاتھ میں تری رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔ ہاں کسی عضو کے مسح کے بعد ہاتھ میں جو تری رہ جائے گی وہ دوسرے کسی عضو کے مسح کیلیے کافی نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ :۔ اگر خون وغیرہ صرف اُبھر آیا یا چمکا مگر بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔ موںھ میں خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے تو وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔ غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے گا اور اگر زرد ہو تو مغلوب۔

مسئلہ :۔ نماز میں اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود نے سنا دوسروں نے نہ سنا تو وضو نہیں جائے گا۔ نماز جاتی رہے گی، اگر مسکرایا کہ دانت نکلے اور آواز نہ نکلی تو اس سے نہ نماز جائے گی نہ وضو۔

مسئلہ :۔ عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر کھلنے یا کپڑا تبدیل کرنے یا ننگا ہو جانے یا کسی کا ستر کھلا دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ ہاں! وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے سب ستر چھپا ہوا ہو بلکہ استنجا کے فوراً بعد چھپالینا چاہئے کہ بغیر ضرورت دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔ یونہی دوسروں کا ستر کھلا دیکھنا حرام ہے۔ آج کل بد قسمتی سے مادر پدر آزاد مغربی تہذیب کی رو میں بہہ کر مسلمان فٹ بال، ہاکی، کبڈی، کشتی، باکسنگ وغیرہ چڈی، نیکر اور جانگیا پہن کر کھیلتے ہیں۔ اس طرح رانیں اور گھٹنے کھلے رہتے ہیں۔ اسی طرح ساحل سمندر اور سوئمنگ پول وغیرہ پر بھی بہت بے حیائی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو توفیق خیر عطا فرمائے۔

مسئلہ :۔ مونچھوں، بھوؤں وغیرہ کے بال اگر گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دیتی ہو تو کھال کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے اگر گھنے نہ ہوں تو کھال کا دھونا بھی فرض ہے۔

مسئلہ :۔ اگر داڑھی کے بال گھنے نہ ہوں تو کھال کا دھونا فرض ہے اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے دائرے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو دائرے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں۔

مسئلہ :۔ اگر داڑھی کے کچھ حصے میں بال گھنے ہوں اور کچھ حصہ میں چھدرے



یعنی کھال نظر آتی ہو۔ تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہوں وہاں کھال بھی دھونا فرض ہے۔

مسئلہ :۔ رخسار (گال) اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے اسے کنپٹی کہتے ہیں اکثر لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور کنپٹی پر پانی نہیں بہتا۔ یاد رکھئے اگر گال اور کان کے درمیانی حصہ میں ایک بال کے برابر بھی جگہ پانی بہنے سے رہ گئی تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ :۔ ہر قسم کی جائز، ناجائز انگوٹھیاں، چھلے، چوڑیاں اور گہنے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ ان کے نیچے پانی نہ بہے گا تو اتار کر یا آگے پیچھے ہٹا کر ان کے نیچے دھونا فرض ہے اور اگر ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جائے تو حرکت دینا ضروری ہے۔ اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے بھی پانی نیچے بہہ جائے گا تو ہلانا ضروری نہیں۔

مسئلہ :۔ بعض لوگ بناؤ سنگھار کی خاطر سر کا مسح کرنے میں کافی بے احتیاطی کرتے ہیں اور صرف انگلیوں کے سرے اوپر ہی اوپر سے گزار لیتے ہیں۔ یاد رکھیں اگر سر کے چوتھائی حصے پر بھیگا ہوا ہاتھ نہ لگایا تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ :۔ جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور وہ چیز جرم دار ہو اور اس کی نگہداشت میں حرج ہو۔ جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لیے آٹے کا جرم، رنگ ریز کے لیے رنگ کا جرم، عورتوں کے لیے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کیلئے روشنائی کا جرم، مزدوروں کے لیے گارا مٹی کا جرم، عام لوگوں کیلئے کوئے یا پلک میں سرمہ کا جرم، اسی طرح بدن کا میل، گرد و غبار، مکھی اور مچھر کی

بیٹ وغیرہا۔ ان کے لگے رہنے کی صورت میں وضو ہو جائے گا اگرچہ ان کے نیچے پانی نہ بہا ہو۔

**مسئلہ** :۔ مچھلی کا سنہ اعضائے وضو پر چپکا رہ گیا وضو نہ ہوگا، کیونکہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا۔

**مسئلہ** :۔ اگر کسی برتن میں بے دُھلا ہاتھ ڈال دیا بلکہ انگلی کا پورا یا صرف ناخن ہی تو سارا پانی مائے مستعمل (استعمال شدہ پانی) ہو گیا۔ نہ اب اس سے وضو ہو سکتا ہے نہ غسل، یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے دھلا ہو ورنہ اگر ہاتھ دھو چکا ہے اور اس کے بعد حدث (کوئی ایسا فعل جس سے وضو یا غسل ٹوٹ جاتا ہے) نہ ہوا تو جس قدر حصہ دھلا ہوا ہو، اتنا پانی میں ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا۔ اگر کہنی سمیت ہاتھ دھو لیا تو اس کے بعد بغل تک ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں۔ ہاں جنب (جس پر غسل فرض ہو) کہنی سے اوپر اتنا ہی حصہ پانی میں ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے۔ کیوں کہ اس کے سارے بدن پر حدث ہے۔

**مسئلہ** :۔ جب سو کر اٹھے پہلے ہاتھ دھوئے استنجا کے قبل بھی اور بعد بھی۔

**مسئلہ** :۔ خارش یا پھوڑوں میں جب کہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو، کپڑا اس سے بار بار چھو کے کتنا ہی سن جائے (دھبہ وغیرہ ہو جائے) پاک ہے۔

**مسئلہ** :۔ عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے۔ یہ بالکل



**بے اصل** بات ہے۔ چہ کتنا ہی چھوٹا ہو، لڑکا ہو یا لڑکی بلکہ پیدا ہوتے ہی پیشاب کرے، پیشاب ناپاک ہے۔

**مسئلہ** :۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ آئینہ دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بھی بالکل غلط ہے۔

**مسئلہ** :۔ درمیان وضو اگر ریح (ہوا) خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وضو کرے جو پہلے دھلے ہوئے تھے وہ پھر بے دھلے ہو گئے۔

**مسئلہ** :۔ چلو میں پانی لینے کے بعد وضو ٹوٹا تو وہ پانی بے کار ہو گیا۔ کسی عضو کے دھونے میں کام نہیں آسکتا۔

**مسئلہ** :۔ موتھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا۔ اگر گلاس یا کٹورے کو موتھ سے لگا کر کلی کے لیے پانی لیا تو وہ برتن اور سارا پانی ناپاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ** :۔ کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا کہ دھویا ہے یا نہیں دھویا تو یہ اگر زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھولے اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف دھیان نہ دے۔ یونہی اگر وضو کے بعد شک ہو تو خیال نہ کرے۔

**مسئلہ** :۔ جو باوضو تھا اب اس کو شک ہو کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وضو کرنا ضروری نہیں۔ ہاں کر لینا بہتر ہے۔ جب کہ یہ شبہ بطور وسوسہ نہ آیا کرتا ہو۔ اور اگر وسوسہ ہو تو ہر گز نہ مانے اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کر لینا احتیاط

نہیں بلکہ شیطان لعین کی اطاعت ہے۔ وسوسوں سے بچنے کے لیے تعوذ، لاحول اور سورۂ ناس وغیرہ پڑھے۔

☆ بدن پر کوئی نجاست نہ لگی ہو تو جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک تو ہے مگر اس سے وضو یا غسل جائز نہیں۔ (در مختار وغیرہ)

☆ یوں ہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا ناخن یا بدن کا کوئی حصہ جو وضو میں دھویا جاتا ہے۔ اسی طرح جس شخص پر غسل فرض ہے اس کے جسم کا کوئی حصہ جو دھلا ہوا نہ ہو پانی میں پڑ جائے یا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی مستعمل ہو گیا۔ اس سے وضو یا غسل نہیں ہو سکتا۔ اس کا پینا اور اس سے آٹا گوندھنا مکروہ ہے۔ ہاں کپڑے وغیرہ دھونے کے کام آسکتا ہے اس مسئلہ کی طرف خاص توجہ دیں۔ اکثر چھنگلی یا کسی انگلی کی گانٹھ پانی میں ڈال کر دیکھا جاتا ہے کہ گرم ہے یا نہیں اور اس کا خیال بھی نہیں رہتا کہ اب یہ پانی نہ وضو کے قابل رہا اور نہ غسل کے۔ ہاں پہلے سے دھلا ہاتھ ڈالیں تو حرج نہیں۔ یوں ہی ہاتھ اگر دُھلا ہوا ہے مگر پھر دوبارہ دھونے کی نیت سے پانی میں ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو، جیسے کھانے کے لیے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا۔ یعنی وضو یا غسل کے قابل نہ رہا۔ اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے البتہ اس سے کپڑے دھوئے جا سکتے ہیں اور اسے استنجا کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

## احتیاطیں :

آج کل یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ وضو کرتے وقت پہلے نل کھول دیتے ہیں پھر آستین وغیرہ چڑھاتے ہیں یا گھڑی یا چشمہ وغیرہ اتارتے ہیں۔ اتنی



**دیر تک کافی پانی** ضائع ہو جاتا ہے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے بلکہ پہلے آستین **چڑھالیں۔ گھڑی** وغیرہ اُتار لیں پھر نل کھولیں۔ اسی طرح سر کا مسح کرتے وقت **نل پوری رفتار** سے کھلا ہوتا ہے ادھر مسح کیا جا رہا ہوتا ہے اور ادھر پانی ضائع ہو رہا ہوتا ہے یہ بھی غلط طریقہ ہے۔ مسح کرتے وقت نل بند کر لیں۔ نیز بعض اوقات وضو کے دوران باتوں میں مگن ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے پانی بہت ضائع ہو جاتا ہے یہ بھی نہیں کرنا چاہئے۔

یاد رکھیں دوران وضو دنیاوی باتیں کرنا مکروہ ہے اور اگر کوئی دینی بات کہنی ہو تو نل بند کر لیں، پانی ضائع نہ کریں کہ پانی ضائع کرنا سخت گناہ ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ :

"وضو میں پانی کم خرچ کرو اگرچہ جاری چشمہ پر وضو کرتے ہو۔"

صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :۔

"ہاتھ میں پانی لیتے وقت یہ خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اسراف ہوگا۔ ایسا ہی جس کام کے لیے پانی لیں اس کا اندازہ رکھیں کہ ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چلو کافی ہے تو پورا چلو نہ لیں کہ اسراف ہوگا"۔ (بہار شریعت حصہ ۲)

اس بات سے ان لوگوں کو سبق لینا چاہئے جو مسح کرتے وقت پانی کا نل **کھلا چھوڑ دیتے ہیں۔**

## وضو کی دعائیں :۔

۱۔ کُلی کرتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ
وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ط

الٰہی! میری مدد فرما، قرآن کی تلاوت اور اپنے ذکر و شکر اور اچھی عبادت کے لیے۔

۲۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَتُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ

الٰہی! مجھے جنت کی خوشبو سونگھا اور جہنم کی بدبو نہ سونگھا۔

۳۔ مونہ دھوتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِیْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

الٰہی تو میرا چہرہ روشن کر جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے کالے۔

۴۔ داہنا ہاتھ دھوتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِيَمِيْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

الٰہی! میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب کرنا۔

۵۔ بایاں ہاتھ دھوتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ

الٰہی! میرا نامۂ اعمال نہ میرے بائیں ہاتھ میں دینا نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے



۶۔ سر کا مسح کرتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّ عَرْشِكَ

الٰہی! تو مجھے عرش کے سائے میں رکھنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا سایہ نہ ہوگا۔

۷۔ کانوں کا مسح کرتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَه

الٰہی! تو مجھے ان لوگوں میں کر دے جو بات سنتے اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

۸۔ گردن کے پچھلے حصے کا مسح کرتے وقت:۔

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

الٰہی! میری گردن آگ سے آزاد کر دے۔

۹۔ دایاں پاؤں دھوتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ

الٰہی! میرا قدم پل صراط پر ثابت رکھ جس دن قدم لغزش کریں گے۔

۱۰۔ بایاں پاؤں دھوتے وقت :۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْيِیْ مَشْكُوْرًا وَّ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ

الٰہی! میرے گناہوں کو بخش دے اور میری کوشش کو کامیاب بنا اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔

۱۱- وضو سے فارغ ہوتے ہی :-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

الٰہی! تو مجھے توبہ کرنے والوں میں اور پاک لوگوں میں کر دے۔

۱۲- پھر کھڑے ہوکر آسمان کی طرف مونہ کرکے :-

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ

تو پاک ہے اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

## مسواک وضو کے لیے سنت ہے

مسواک وضو کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔ اکثر لوگ مسواک سے غفلت برتتے ہیں۔ انہیں غور کرنا چاہیۓ کہ سنت مؤکدہ کا ایک آدھ بار ترک کرنا بُرا اور عادت بنا لینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔

## مسواک کے فضائل

**حدیث مبارکہ** :- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے۔ وہ اس نماز سے کہ بے مسواک کے پڑھی گئی ستر درجے افضل ہے۔

**حدیث مبارکہ** :- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسواک کو لازم کر لو کہ وہ



سبب ہے موتھ کی صفائی اور رب تبارک وتعالیٰ کی رضا کا۔

**حدیث مبارکہ** :- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا امر (حکم) فرمادیتا (یعنی فرض کر دیتا)۔

مشائخ کرام فرماتے ہیں جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب ہوگا، اور جو افیون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔

**مسواک کا طریقہ** :- مسواک سیدھے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو اور مٹھی نہ باندھے۔ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی میں نہیں۔ پہلے سیدھی طرف اوپر کے دانت مانجھے پھر الٹی طرف اوپر کے دانت مانجھے، پھر سیدھی طرف نیچے کے پھر الٹی طرف نیچے کے دانت مانجھے۔ اس طرح مسواک کرے۔

**مسئلہ** :- مسواک چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو جائے۔ حدیث میں ہے کہ جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔

**مسئلہ** :- ہر بار مسواک کرنے کے لیے دھوئے۔ یوں ہی فارغ ہونے کے بعد دھوئے۔ زمین وغیرہ پر پڑی ہوئی نہ چھوڑے، بلکہ اس طرح کھڑی کرے کہ ریشہ اوپر کی جانب ہو۔

مسئلہ :۔ مسواک نہ ہو تو انگلی یا سخت کپڑے سے دانت مانجھے یونہی اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا مسوڑھوں پر پھیرے۔

مسئلہ :۔ مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو کسی محفوظ جگہ دفن کر دیں یا رکھ دیں کہ یہ سنت ادا کرنے کا آلہ ہے اس کی بے حرمتی نہ کی جائے۔

نوٹ :۔ عورتوں کے لیے مسواک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سنت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں کیونکہ ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں لہذا ان کے لیے انگلی اور کپڑے سے دانت مانجھنا کافی ہے۔

## غسل کا بیان

وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط (سورۂ مائدہ آیت 6)

ترجمہ :۔ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو۔

(ترجمہ از کنزالایمان)

**حدیث مبارکہ** :۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص غسل جنابت (جب غسل فرض ہو) میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا)۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی۔ تین بار یہی فرمایا یعنی سر کے بال



منڈوا ڈالے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے۔ (ابوداؤد)

☆ یہ مولائے کائنات کا تقویٰ تھا کہ آپ سر کے بال منڈوا دیا کرتے تھے اور وہ اس دور کے اعتبار سے قابل اعتراض بھی نہ تھا مگر فی زمانہ بلا ضرورت عادتاً سر منڈوانا وہابیوں سے مشابہت ہے۔ (افادات از مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ)

**حدیث مبارکہ** :۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر، کتا اور جنبی (جس پر غسل فرض ہو) ہو۔ (ابوداؤد)

## غسل کا طریقہ

غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ پہونچوں تک تین مرتبہ دھوئے۔ پھر استنجا کی جگہ کو دھوئے خواہ نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔ پھر بدن پر کہیں نجاست ہو تو دور کرے۔ پھر نماز کا سا وضو کرے۔ مگر پاؤں نہ دھوئے۔ اگر چوکی یا تختے یا فرش پر نہا رہا ہو تو پاؤں بھی دھولے۔ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لے۔ خصوصاً سردیوں میں۔ پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائے۔ پھر تین بار بائیں کندھے پر۔ پھر سر اور تمام جسم پر تین بار۔ اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب غسل کے مقام سے الگ ہو کر دھولے اور نہانے میں قبلہ رخ نہ ہو (کہ ستر کھلا ہو تو قبلہ کی طرف موجہ کرنا اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا دونوں حرام ہے) نیز پیشاب، پاخانہ کرتے ہوئے بھی اس کا خیال رکھے اور تمام بدن پر ہاتھ پھیر لے اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے (کہ لوگوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے) اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت تمام اعضاء کسی کپڑے

وغیرہ میں چھپائے رکھے۔ دوران غسل کسی قسم کی بات چیت نہ کرے۔ یہاں تک کہ کوئی دعا بھی نہ پڑھے۔ غسل کے بعد جسم تولیہ وغیرہ سے پونچھنا جائز ہے۔

## غسل کے فرائض

غسل کے فرائض تین ہیں۔

۱۔ **کلی کرنا:**۔ موتھ کے ہر پرزے، گوشت، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ اس طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں، دانتوں کی کھڑکیوں اور جڑوں میں اور زبان کی ہر کروٹ پر بلکہ حلق کے کنارے تک پانی بہے۔

۲۔ **ناک میں پانی چڑھانا:**۔ دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا۔ یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے۔ بال برابر جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا، ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہو تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

۳۔ **تمام بدن پر پانی بہانا:**۔ یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے پر اور ہر رونگٹے پر پانی بہہ جانا۔ اکثر عوام بلکہ پڑھے لکھے یوں کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا۔ حالانکہ بعض اعضاء ایسے ہیں کہ جب تک خاص طور پر ان کی احتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہوگا۔



## غسل کی احتیاطیں

سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا اور گندھے ہوئے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے۔

عورت پر جڑ تر کرنا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بغیر کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔ کانوں اور ناک میں زیورات پہننے کے سوراخ ہیں تو ان میں بھی پانی بہانا فرض ہے۔ اگر سوراخ تنگ ہے تو حرکت دے کر ان میں پانی پہنچائے۔ بھنوؤں، مونچھوں اور داڑھی کے بال جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا۔ کانوں کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کے موتھ، کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر دھوئے۔ ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے موتھ اٹھائے نہ دھلے گا۔

بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہیں دھلیں گی۔ بازو کا ہر پہلو، پیٹھ کا ہر ذرہ، پیٹ کی بلٹیں (جھریاں) اٹھا کر دھوئے۔ ناک میں انگلی ڈال کر دھوئیں جب کہ پانی نہ بہنے کا شبہ ہو۔

جسم کا ہر رونگٹا جڑ سے نوک تک ران اور پیڑوں کا جوڑ، ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں، دونوں سرین کے ملنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں، رانوں کی گولائی، پنڈلیوں کی کروٹیں۔ ذکر (مرد کا عضو تناسل) اور انثیین (خصیے) کے ملنے کی سطحیں بے جدا کئے نہ دھلیں گی۔ فوطوں کے نیچے کی جگہ جڑ تک۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو حشفہ (سپاری) کھول کے

دھوئے اور کھال کے اندر بھی پانی پہنچائے۔ ناف کے اندر پانی ڈالے۔

## عورتوں کے لیے خاص احتیاطیں

ڈھلکی ہوئی پستان اٹھا کر دھونا، پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر، فرج خارج (عورت کی شرمگاہ کے باہر کا حصہ) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے۔ ہاں فرج داخل (شرمگاہ کا اندرونی حصہ) کو دھونا مستحب ہے۔

اسی طرح اگر حیض ونفاس سے فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ ماتھے پر افشاں چنی ہو تو چھڑانا ضروری ہے۔ ناخن پالش کو صاف کر کے غسل کرے ورنہ غسل نہ ہوگا کیونکہ اس پالش کی وجہ سے ناخن پر پانی اثر نہیں کرتا۔

## جن صورتوں میں غسل فرض ہے

منی کا شہوت کے ساتھ نکلنا۔ سوتے میں احتلام ہونا۔ مرد کے عضو تناسل کا عورت کی شرم گاہ میں داخل ہونا۔ عورت کا حیض (بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادۃً نکلتا ہے اور وہ خون بیماری اور بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں) سے فارغ ہونا۔ عورت کا نفاس (بچہ پیدا ہونے کے بعد آنے والا خون) سے فارغ ہونا۔

## ضروری مسائل

**مسئلہ** :۔ دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی چیز جو پانی بہنے سے روکے جمی



ہوئی ہو تو چھڑانا ضروری ہے جیسے گوشت کے ریشے، چھالیہ کے دانے وغیرہ۔ اگر چھڑانے میں حرج ہو اور ضرر ہو جیسے پان کھانے کا عادی ہو تو دانتوں کے جڑوں میں چونا کتھا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں کہ ان کے چھڑانے میں دانتوں اور مسوڑھوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو معاف ہے۔

**مسئلہ** :۔ ہلتا ہوا دانت تار سے یا اکھڑا ہوا دانت کسی مصالحے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مصالحے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے۔ کھانے یا پان کے ریزے دانت میں رہ گئے کہ اس کی نگہداشت میں حرج ہے معاف ہیں۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے اس کو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے۔ جب کہ ان کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو۔

**مسئلہ** :۔ پکانے والے کے ناخن میں آٹا۔ لکھنے والے کے ناخن وغیرہ میں سیاہی کا جرم، عام لوگوں کے جسم پر اگر مکھی یا مچھر کی بیٹ لگی ہوئی ہو تو غسل ہو جائے گا۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کا دھونا ضروری ہے۔ پہلے جو نمازیں پڑھی تھیں ہو گئیں۔

**مسئلہ** :۔ کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں نقصان یا تکلیف ہو یا کسی جگہ زخم یا درد کے سبب پانی بہانا نقصان کرے گا۔ تو اس پورے عضو کا مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے۔ اور پٹی کی جگہ زیادہ نہ رکھی جائے ورنہ مسح کافی نہ ہوگا۔ پٹی اگر ضرورت کی جگہ پر ہی بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک زخم ہے اور پٹی باندھنے کے لیے بازو کی اتنی ساری گولائی پر ہونا اس کا ضروری ہے تو اس کے بدن کا وہ حصہ بھی آجائے گا جسے پانی نقصان نہیں کرتا۔ اگر کھولنا ممکن

ہو تو اس حصے کا دھونا فرض ہے اور اگر ناممکن ہے اگرچہ اس طرح کہ پٹی کھول کر پھر ویسی نہ باندھ سکے اور اس میں نقصان کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی کا مسح کر لے کافی ہے۔

**مسئلہ** :۔ زکام یا آشوب چشم وغیرہ ہو اور یہ گمان صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی ہو گی اور دیگر امراض پیدا ہو جائیں گے تو کلی کرے ناک میں پانی ڈالے اور گردن سے نہائے اور سر کے ہر حصے پر بھیگا ہاتھ پھیر لے غسل ہو جائے گا۔ بعد صحت سر دھو ڈالے پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضروری نہیں۔

**مسئلہ** :۔ اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا وزن اٹھاتے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا شہوت کے نکل آئیں تو غسل واجب نہیں۔ البتہ وضو ضرور ٹوٹ جائے گا۔

**مسئلہ** :۔ احتلام ہوا اور یاد نہیں رہا مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں غسل فرض نہیں اور اگر احتلام یاد نہ رہا لیکن اس کا اثر کپڑے وغیرہ پر باقی رہا تو غسل فرض ہے اور کپڑے پر جہاں منی لگی ہے وہ حصہ ناپاک ہو گا۔

**مسئلہ** :۔ لڑکے کو بارہ سے پندرہ سال کی عمر میں جب پہلی بار احتلام ہوا اور لڑکی کو نو سے پندرہ سال کی عمر میں جب پہلی بار احتلام ہوا یا حیض آیا وہ بالغ ہو گئے۔ احکام شرعی کی پابندی عائد ہو گئی۔ لہذا جن کا بلوغ احتلام سے ظاہر ہو تو ان پر غسل فرض ہے اور لڑکی کا حیض سے ظاہر ہو تو حیض سے فارغ ہونے پر



غسل فرض ہے اور اگر کوئی علامت بلوغ نہ پائی گئی تو لڑکی و لڑکا دونوں پندرہ سال میں ہجری سن کے لحاظ سے بالغ مانے جائیں گے۔

**مسئلہ** :۔ عوام میں مشہور ہے کہ جس پر غسل فرض ہے اس کو غسل سے پہلے کھانا پینا حرام ہے یہ محض غلط ہے ہاں اتنا ضرور ہے کہ کھانا پینا چاہے تو وضو کر لے یا ہاتھ موںھ دھو لے اور کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں۔ مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے۔

**مسئلہ** :۔ رمضان میں اگر جنب لاحق ہوا تو بہتر ہے کہ سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی نہا لے کہ روزہ کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزے میں کچھ نقصان نہیں مگر مناسب یہ ہے کہ غرغرہ اور ناک میں جڑ تک پانی قبل فجر چڑھا لے کہ روزے کی حالت میں یہ دو کام نہیں ہو سکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی تاخیر کر دی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کر دی تو یہ عام دنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں تو اور زیادہ۔

**مسئلہ** :۔ جس روپے پر آیت لکھی ہوئی ہو تو بے وضو اور جنبی اور حیض اور نفاس والی کو اس کا چھونا حرام ہے۔

**مسئلہ** :۔ دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگوں نے ناف کے نیچے کے بالوں کے بارے میں کئی غلط مسائل گھڑ لیے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ چاول کے برابر یا اس سے بڑھ گئے ہوں تو مونڈھنا ضروری ہے۔ کہیں سنتے ہیں کہ اگر چالیس دن کے بعد نہیں ترشوائے

توماں باپ کے ساتھ کھانا حرام ہوگیا وغیرہ وغیرہ۔ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ ناف کے نیچے کے بال دور کرنا سنت ہے اور بہتر جمعہ کا دن ہے۔ پندرھویں روز دور کرنا بھی جائز اور چالیس روز سے زیادہ گزار دینا مکروہ وممنوع ہے۔ اسی طرح ناخن ترشوانے، مونچھیں ترشوانے اور بغل کے بال صاف کرنے کی میعاد بھی زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔ چالیس دن سے زیادہ ہونا مکروہ ہے۔ ہاں!! اس حالت میں ماں باپ وغیرہ کے ساتھ بیٹھ کر کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## یہ غسل مسنون ہیں

جمعہ کی نماز اور دونوں عیدوں کی نماز کے لیے، احرام باندھتے وقت اور عرفہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

## یہ غسل مستحب ہیں

وقوف عرفات و وقوف مزدلفہ، حاضری حرم شریف و حاضری دربار سرکار دوعالم ﷺ وشب برات وشب قدر وغیرہ کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

## تیمّم کا بیان

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ (سورۂ مائدہ آیت 6)

ترجمہ:- اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے موتھ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔ (ترجمہ از کنزالایمان)



جس کا وضو نہ ہو یا غسل کی ضرورت ہو اور چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی پر قدرت نہ ہو یا غسل و وضو کرنے سے بیماری بڑھنے کا صحیح اندیشہ ہو تو جائے غسل و وضو کے تیمم کرلے۔ غسل اور وضو دونوں کے لیے تیمم کا طریقہ ایک ہی ہے صرف نیت میں فرق ہے کہ غسل کے لیے تیمّم کو غسل کے اور وضو کے لیے تیمم کو وضو کے قائم مقام خیال کرے۔

## تیمّم کرنے کا طریقہ

پہلے نیت کرے کہ میں تیمم کرتا ہوں بے غسل ہونے یا بے وضو ہونے کی ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کے لیے پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے پاک مٹی یا کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو۔ ایک بار مار کر سارے موتھ کا مسح کرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ پھر دوسری مرتبہ یونہی کرے اور دونوں ہاتھوں کے ناخن سے لے کر کہنیوں سمیت مسح کرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔

## تیمّم کے فرائض

۱۔ نیت کرنا۔ ۲۔ سارے موتھ پر ہاتھ پھیرنا۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کا ہتھیلیوں اور کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

## تیمّم کی سنتیں

بسم اللہ کہنا، ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔ انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا، زیادہ مٹی لگنے پر ہاتھوں کو جھاڑنا اس طرح کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی

جڑ پر مارنا، پہلے موچھ پھر ہاتھ کا مسح کرنا، داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

## ضروری مسائل

مسئلہ :۔ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہو نہ پگھلتی ہو اور نہ نرم ہوتی ہو وہ زمین کی جنس سے ہے۔ مثلاً ریت، چونا، سرمہ وغیرہ ان سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔

☆ چونا آگ سے جل جاتا ہے لیکن ان سے تیمم جائز ہے۔

مسئلہ :۔ ایسا پاک کپڑا جس میں غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے غبار اڑتا نظر آئے۔ اس سے بھی تیمم جائز ہے۔

مسئلہ :۔ انگوٹھی، چھلے، چوڑیاں وغیرہ پہنی ہوں تو ان کو اتار کر یا ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔

مسئلہ :۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہتا ہے ان کے علاوہ پانی میسر آنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

## کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

ناپاک کپڑے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں اچھی طرح دھو کر پوری قوت سے نچوڑا جائے یہاں تک کہ مزید قوت لگانے پر کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ پھر ہاتھ دھو کر کپڑے دھوئیں اور انہیں اسی طرح پوری طاقت سے نچوڑیں، پھر تیسری بار



ہاتھ دھوئیں اور کپڑے دھو کر انہیں پوری طاقت سے نچوڑیں کہ مزید نچوڑنے پر کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اب کپڑے پاک ہو گئے۔ اگر کسی نے پوری قوت سے کپڑا نچوڑ لیا مگر کوئی دوسرا جو طاقت میں زیادہ ہے، اسے نچوڑے تو چند بوند پانی مزید ٹپک جائے تو وہ کپڑا پہلے کے حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔

اس مسئلے میں احتیاط کرنا چاہیے، ہر کوئی یا تو اپنا ناپاک کپڑا خود پاک کرے یا پھر انہیں بہتے ہوئے پانی میں پاک کیا جائے اس کا طریقہ یہ ہے کہ صابن یا واشنگ مشین سے کپڑے دھو کر انہیں کسی برتن میں ڈال دیں اور پھر اتنا پانی ڈالیں کہ کپڑے پانی میں مکمل ڈوب جائیں اور پانی برتن کے کناروں سے بہنے لگے، جب پانی تین ہاتھ بہہ جائے تو اب اس پانی سے کپڑوں کو نکال لیں، یہ بہتے پانی کی وجہ سے پاک ہو گئے۔

نوٹ :۔ صرف واشنگ مشین میں دھو لینے سے ناپاک کپڑے ہرگز پاک نہیں ہوں گے بلکہ اپنے ساتھ دوسرے کپڑوں کو بھی ناپاک کر دیں گے۔ لہذا ضروری ہے کہ ناپاک کپڑوں کو یا تو الگ سے تین بار دھونے اور نچوڑنے والے طریقے سے پاک کیا جائے یا پھر تمام کپڑوں کو دھونے کے بعد کسی برتن میں ڈال کر پانی بہا لیں۔

ایسے نازک کپڑے جو نچوڑنے کے قابل نہیں ہیں اسی طرح چٹائی، قالین اور جوتا وغیرہ اگر ناپاک ہو جائیں تو انہیں پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں دھو کر لٹکا دیا جائے یہاں تک کہ ان سے پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ پھر دوبارہ دھو کر لٹکا دیں، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری مرتبہ دھو کر سکھا لیں، یہ پاک ہو جائیں گے۔

# درود و سلام بوقت اذان

اہلسنّت وجماعت بوقت اذان درود وسلام پڑھتے ہیں۔ مگر برا ہو ایسے بد عقیدہ وبد مذہب لوگوں کا جو فی زمانہ اس مستحب کام سے روکتے ہیں۔ لہذا چند دلائل یہاں تحریر کیے جارہے ہیں جس سے ثابت ہوجائے گا کہ بوقت اذان درود وسلام نہ صرف جائز ہے بلکہ ہمارے بزرگوں سے بھی ثابت ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورہ احزاب آیت 56)

۲۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان دینے سے قبل یوں کہا کرتے کہ :۔

"اے اللہ ! میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں کہ قریش تیرے دین کو قائم رکھے۔ (ابوداؤد شریف)

پس یہ ثابت ہوا کہ حضرت بلال اذان دینے سے قبل قریش کے لیے دعا فرماتے۔ اب کوئی مسلمان اذان سے پہلے حضور ﷺ پر درود پڑھتا ہے تو اس میں کون سی بات ناجائز ہوگئی ؟ جب قریش کے لیے دعا جائز ہے تو حضور ﷺ پر نزول رحمت کی دعا بدرجۂ اولیٰ جائز ہے۔

۳۔ اس طرح حدیث پاک میں ہے کہ آقائے دو عالم ﷺ نے فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :۔

جب تم مؤذن سے اذان سنو تو جس طرح مؤذن اذان کہے تم بھی اسی



طرح کہو۔ پھر مجھ پر درود پڑھو۔ (مشکوۃ شریف)

۴۔ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ ایک دیندار، عاشق رسول ﷺ اور عادل بادشاہ تھے۔ ان کے دور میں روافض بوقت اذان اپنے خلفاء پر ان کا نام لے کر سلام بھیجتے اور اس طرح کہتے۔ السلام علی الظاھر وغیرہ مگر سلطان صلاح الدین ایوبی نے اس بدعت کو باطل کر کے اس کی جگہ بوقت اذان درود وسلام کا حکم جاری کیا۔ حق بات یہ ہے کہ اس کے کرنے والے کو اچھی نیت کے باعث اجر وثواب ملے گا۔

(القول البدیع امام عبدالرحمٰن سخاوی علیہ الرحمہ)

اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :۔

"سلطان عادل صلاح الدین نے روافض کی اپنے خلفاء پر سلام پڑھنے کی بدعت کو مٹایا اور مؤذنوں کو درود وسلام پڑھنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ (کشف الغمہ)

پس ثابت ہوا کہ یہ عمل مستحب ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ بوقت اذان درود وسلام کو رائج کریں۔ نیز اقامت سے پہلے بھی درود وسلام پڑھنا چاہئے یہ بھی باعث ثواب ہے۔

## اذان کا بیان

وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

ترجمہ :۔اور جب تم نماز کے لیے اذان دو۔ (ترجمہ از کنزالایمان شریف)

پانچوں وقت کی نماز فرض جس میں جمعہ بھی شامل ہے جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنت مؤکدہ ہے۔

## اذان کا طریقہ

باوضو بلند جگہ قبلہ رو کھڑے ہو کر کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان اس طرح کہی جائے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔
نماز پڑھنے کے لیے آؤ۔ نماز پڑھنے کے لیے آؤ۔
نجات پانے کے لیے آؤ۔ نجات پانے کے لیے آؤ۔
اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔



حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت داہنی طرف موںھ کرنا اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف موںھ کرنا چاہئے۔ اگر فجر کی اذان ہو تو حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا مستحب ہے۔

## اقامت

جماعت کھڑی ہونے سے پہلے جو اقامت کہی جاتی ہے اس کے الفاظ اذان کی مثل ہیں چند کلمات زائد ہیں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (جماعت کھڑی ہو گئی ہے) کہے اس کے کلمات جلد جلد کہے جائیں۔ اذان کے مقابلے میں آواز پست ہو۔ کانوں میں انگلیاں نہ ڈالی جائیں۔

## اذان و اقامت کا جواب

اذان کے جواب کا حکم ہے۔ جواب کا مطلب یہ ہے کہ سننے والا بھی وہی کلمات کہتا جائے۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے وقت انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے اور پہلی مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اور دوسری مرتبہ قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ۔ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ط (ترجمہ:۔ یارسول اللہ ﷺ میری آنکھوں کی ٹھنڈک آپ ہیں۔ اے اللہ مجھے کان اور آنکھ سے فائدے عطا کر) کہے۔

جو ایسا کرے گا حضور ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے اور اس کی آنکھوں کی روشنی کبھی نہ جائے گی اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط (ترجمہ:-اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے) کہے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ (ترجمہ:-تو سچا اور نیکو کار ہے) کہے۔

اور اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا (ترجمہ:-اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے) کہے۔

## اذان کے جواب کی فضیلت

دو عالم کے تاج دار ﷺ نے فرمایا:

"اے عورتو! جب تم بلال کو اذان واقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عزوجل تمہارے لیے ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا۔ اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا خواتین نے یہ سن کر عرض کیا یہ تو عورتوں کے لیے ہے مرد کے لیے کیا ہے؟ فرمایا مردوں کے لیے دگنا۔ (ابن عساکر)



# اذان کے بعد کی دعا

اذان کے بعد مؤذن وسامعین درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ o

ترجمہ:- اے اللہ اے اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ ہماری دعا کو اپنی رحمت سے قبول فرمالے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

## ضروری مسائل

مسئلہ:- مؤذن صالح اور پرہیزگار ہو اور ثواب کی نیت پر اذان کہتا ہو۔

خنثیٰ، فاسق، نشہ والا، پاگل اور نا سمجھ بچے کی اذان مکروہ اور واجب الاعادہ ہے۔

مسئلہ :۔ حیض و نفاس والی عورت، خطبہ سننے والے، قضائے حاجت اور جماع کرنے والے پر اذان کا جواب نہیں۔

مسئلہ :۔ جب اذان ہو تو چاہئے کہ اتنی دیر سب کام یہاں تک کہ قرآن شریف بھی پڑھ رہا ہو تو اس کو بھی موقوف کردے۔ اور چل رہا ہو تو کھڑا ہو جائے اور اذان سنے اور جواب دے۔

مسئلہ :۔ اگر چند اذان سنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے۔ مگر سب کا جواب دے تو بہتر ہے۔

## نماز کا بیان

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض میں سب سے بڑا فریضہ نماز ہے۔ قرآن پاک اور احادیث کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کس قدر اہم اور ضروری فریضہ ہے اور اس کے ترک کا انجام کتنا سخت اور ہولناک ہے۔

**چند ارشادات ربانی ملاحظہ ہوں :۔**

۱۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔

(سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲، ۳)



ترجمہ :۔ اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ (ترجمہ از کنزالایمان شریف)

۲۔ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (سورۃ البقرہ آیت 238)

ترجمہ :۔ نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی۔ اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔ (ترجمہ از کنزالایمان شریف)

۳۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ○

(سورۂ النور آیت نمبر ۳۷)

ترجمہ :۔ وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے۔ وہ ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔

(ترجمہ از کنزالایمان شریف)

۴۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ (سورۂ الماعون آیت نمبر ۵، ۶)

ترجمہ :۔ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

(ترجمہ از کنزالایمان شریف)

۵۔ فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا o

(سورۂ مریم 59)

ترجمہ :۔ تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنھوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غیّ کا جنگل پائیں گے۔(ترجمہ از کنزالایمان شریف)

☆ غیّ دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ایک کنواں ہے جس میں اہل دوزخ کی پیپ وغیرہ گرتی ہے۔

۶۔ فِيۡ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوۡنَ o عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ o مَا سَلَكَكُمۡ فِيۡ سَقَرَ ط قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ وَلَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ o

(سورۂ مدثر آیت نمبر ۴۰۔۴۴)

ترجمہ :۔ باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی۔ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے۔(ترجمہ از کنزالایمان شریف)



پانچ وقت کی نماز :۔

۱۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيۡلِ o

(سورۂ ہود آیت نمبر114)

ترجمہ :۔ اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں (یعنی فجر و مغرب) اور رات کی ان گھڑیوں میں جو (دن سے) نزدیک ہیں (یعنی عشاء، وتر اور تہجد)۔ (ترجمہ از کنزالایمان شریف)

۲۔ حَافِظُوۡا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الۡوُسۡطٰى o

(سورۂ بقرہ آیت نمبر238)

ترجمہ :۔ تمام نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی نماز (عصر) کی۔

(ترجمہ از کنزالایمان شریف)

۳۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ o

(سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 78)

ترجمہ :۔ نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے (یعنی ظہر) سے رات کی اندھیری تک۔(ترجمہ از کنزالایمان شریف)

آیت نمبر ۱ سے فجر و مغرب و عشاء کی نماز کا آیت نمبر ۲ سے عصر کی نماز اور آیت نمبر ۳ سے ظہر کی نماز کا ثبوت ملا۔

## نماز کے فضائل

نماز کی اہمیت و فضائل کا قرآن پاک و احادیث مبارک میں جگہ جگہ ذکر ہے۔ چند

آیات اور احادیث ملاحظہ ہوں۔

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ○ (سورہ مومنون 9)

ترجمہ :۔اور (کامیاب ہیں) وہ جو اپنی نمازوں کی نگہداشت کرتے ہیں۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا (سورہ طٰہٰ ۸)

ترجمہ :۔اور اپنے گھر والوں پر نماز کی تاکید رکھو اور خود بھی اس کے اوپر جمے رہو۔

(ترجمہ از کنزالایمان شریف)

**حدیث مبارکہ :۔** صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بتاؤ تو کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا۔ عرض کی نہیں۔ تو فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو (معاف) فرمادیتا ہے۔

**حدیث مبارکہ :۔** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پابندی سے نماز پڑھی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور و برہان و نجات ہوگی۔اور جس نے پابندی نہ کی اس کے لیے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے روز قارون و فرعون وہامان و ابی بن خلف کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔

الغرض ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر پنج وقتہ نماز فرض عین ہے۔اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے اور اس کا بلا عذر شرعی چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔یہ خالص عبادت بدنی ہے اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے



**دوسرا نہیں پڑھ سکتا نہ اس کے بدلے زندگی میں کچھ مال بطور فدیہ دیا جاسکتا ہے۔ یہ دین کا ستون ہے اس کا قائم رکھنا دین کا قائم رکھنا ہے۔ یہ سفر و حضر کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔ یہاں تک کہ اگر بیماری وغیرہ کی وجہ سے کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر پڑھے۔اسے باجماعت ادا کرنا تنہا ادا کرنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔**

## بے نمازی کی پندرہ سزائیں

سرکار دو عالم، نور مجسم، رحمت عالم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے جس نے **نماز میں ایک بار** سستی برتی اللہ عزوجل اسے پندرہ قسم کی سزائیں دے گا ان میں سے چھ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قبر سے نکلنے کے بعد دی جائیں گی۔

### دنیا کی چھ سزائیں :

۱۔ اللہ عزوجل اس کی عمر سے برکت زائل فرمادے گا۔
۲۔ نیک بندوں کے چہروں کی چمک اس سے چھین لے گا۔
۳۔ اللہ عزوجل اسے کسی عمل کا اجر و ثواب نہیں دے گا۔
۴۔ اسکی کوئی دعا آسمان تک بلند نہ ہونے دے گا۔
۵۔ دنیا میں لوگوں کے سامنے ذلیل و خوار کرے گا۔
۶۔ اس کے لیے نیک لوگوں کی دعاؤں میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

## موت کے وقت کی تین سزائیں :

۱۔ ذلیل ہو کر مرے گا۔

۲۔ بھوکا مرے گا۔

۳۔ پیاسا مرے گا اگرچہ ساری دنیا کے دریاؤں کا پانی اسے پلا دیا جائے۔

## قبر میں ہونے والی سزائیں :

۱۔ اللہ عزوجل اسکی قبر تنگ کر دے گا اور قبر اس کو اس شدت سے بھینچے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔

۲۔ اللہ عزوجل قبر میں اس پر ایک اژدھا (خوف ناک سانپ) مسلط کرے گا جس کا نام "الشجاع الاقرع" (یعنی گنجا سانپ) ہے اس کی آنکھ آگ کی اور ناخن لوہے کے۔ ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہو گی اس کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہو گی وہ اس سے کہے گا۔ میں "الشجاع الاقرع" ہوں۔ مجھے میرے رب عزوجل نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے نماز صبح ترک کرنے کی سزا میں صبح سے ظہر تک ماروں اور نماز ظہر کے ترک پر ظہر سے عصر اور نماز عصر کے ترک پر عصر سے مغرب اور مغرب کے ترک پر مغرب سے عشاء اور نمازِ عشاء کے ترک پر عشاء سے فجر تک مار لگاؤں۔ وہ جب بھی مارے گا تو مردہ (بے نمازی) ستر گز تک زمین میں دھنس جائے گا پھر اژدھا اپنے ناخنوں کو زمین میں داخل کر کے اس کو نکالے گا۔ بے نمازی کی یہ سزا تا قیامت جاری رہے گی۔



## قبر سے نکلنے کے بعد کی سزائیں :

۱۔ اللہ عزوجل جہنم کی آگ کا بادل اس کے چہرے کے سامنے مسلط کر دے گا۔ جو اسے جہنم کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔

۲۔ حساب کے وقت اللہ عزوجل اس کی طرف چشمِ غضب فرمائے گا اور اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا۔

۳۔ اللہ عزوجل نہایت شدت کے ساتھ حساب لے گا جس سے زیادہ اس پر طویل اور مدید کوئی شدت نہ ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف لے جائے جانے کا حکم دے گا اور وہ کتنا بُرا ٹھکانہ ہے۔

## نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے سے پہلے ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو اور نماز کا وقت ہو گیا ہو پھر باوضو قبلہ کی طرف موتھ کر کے دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگلی کا فاصلہ رکھ کر کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھلی ہوئی بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔ پھر نیت کرے (مثلاً نیت کی میں نے آج کی نماز فجر دو رکعت نماز فرض یا سنت کی، اللہ تعالیٰ کے لیے موتھ میرا کعبہ شریف کی طرف اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اس امام کے) اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے یوں باندھے کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے اوپر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور

انگوٹھااور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل اور ثناء پڑھے۔

**ثناء :**

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

ترجمہ :۔ پاک ہے تو اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اگر جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قرأت سنے اور اگر تنہا ہو تو ثناء کے بعد تعوذ، تسمیہ، سورہَ فاتحہ اور کوئی سورۃ (مثلاً سورہَ اخلاص) یا تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھے۔

**تعوذ :**

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o

میں نکالے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

**تسمیہ :**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔



**سورہَ فاتحہ :**

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ o غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ o

ترجمہ :۔ سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا۔ روز جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں۔ اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔ نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

اس کے بعد امام و مقتدی آہستہ سے کہیں (آمین)

**تسمیہ :**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

**سورہَ اخلاص :**

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ o وَلَمْ يُوْلَدْ o وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ o

ترجمہ :۔ تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی
اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوئی ہوں نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور صرف انگوٹھا ایک طرف اور پیٹھ بچھی ہوئی ہو اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو اونچا نیچا نہ ہو کم سے کم تین بار رکوع کی تسبیح پڑھے۔

## رکوع کی تسبیح :

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ۝ پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا۔

اگر جماعت ہو تو پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے صرف امام تسمیع کہے۔

## تسمیع :

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط

اللہ نے اس کی سن لی جس نے اسکی تعریف کی۔

پھر دونوں ہاتھوں کو چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی تحمید کہے اس حالت کو قومہ کہتے ہیں۔ قومہ میں ایک سبحان اللہ کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔

## تحمید :

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط

اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔



**تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع و تحمید دونوں کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور مرد بازوؤں کو کروٹوں اور کروٹوں کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے۔ اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوئی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں پھر کم از کم تین بار سجدہ کی تسبیح پڑھے۔**

## سجدے کی تسبیح :

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند۔

**پھر سر اٹھائے اس کے بعد ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر رکھے اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے قریب اس طرح رکھے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔ انگلیوں کو گھٹنوں پر لٹکائے نہیں (اس حالت کو جلسہ کہتے ہیں)۔**

**جلسہ میں ایک سبحان اللہ کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرے سجدہ میں جائے اور پہلے کی طرح سجدہ کرے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اور دوبارہ قیام کرے۔ اب صرف تسمیہ پڑھ کر قرأت شروع کرے۔ پھر اسی طرح رکوع و سجود کرے۔ لیکن امام کے پیچھے**

مقتدی بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ نہیں پڑھے گا وہ خاموش کھڑا رہے گا۔ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اس طرح بیٹھ جائے جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا۔ (دو رکعت کے بعد اس طرح بیٹھنے کو قعدہ کہتے ہیں) اور تشہد پڑھے۔

**تشہد :**

**اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ o اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ط**

ترجمہ :۔ تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے مقرب بندے اور رسول ہیں۔

جب تشہد میں کلمہ " لا " کے قریب پہنچے تو سیدھے ہاتھ کے بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ "لا" پر کلمے کی انگلی اٹھائے مگر اسے ہلائے نہیں اور لفظ " الاّ " پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے۔ اگر دو رکعت نماز ہے تو تشہد کے بعد درود



شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار رکعت والی نماز ہے اور نوافل اور سنت مؤکدہ نہیں ہیں تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے جبکہ نوافل اور غیر مؤکدہ میں درود شریف و دعا پڑھنے کے بعد کھڑا ہو اور باقی دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف بسم اللہ اور سورہ فاتحہ پڑھ کر بیان کردہ طریقے سے رکوع و سجود کرے لیکن امام کے پیچھے مقتدی تسمیہ اور فاتحہ نہیں پڑھے گا وہ خاموش کھڑا رہے گا اور اگر سنت و نفل وغیرہ ہوں تو بسم اللہ، سورہ فاتحہ اور سورۃ بھی پڑھے۔ پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے یعنی قعدۂ اخیرہ کرے اور تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ (قرآن و حدیث میں وارد ہونے والی دعا) پڑھے۔

نوٹ :۔ نفل اور سنت غیر مؤکدہ کی تیسری رکعت میں ثناء بھی پڑھے۔

**درود شریف :۔**

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o

ترجمہ :۔ الٰہی! ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ اور ہمارے آقا حضرت محمد

ﷺ کی آل پر رحمتیں بھیج جس طرح تو نے رحمتیں بھیجیں
ہمارے آقا حضرت ابراھیم علیہ السلام اور ہمارے آقا
حضرت ابراھیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا
گیا بزرگ ہے۔ الٰہی! برکت دے ہمارے آقا حضرت محمد
ﷺ کو اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل کو جس طرح
تو نے برکت دی ہمارے آقا حضرت ابراھیم علیہ السلام اور
ہمارے آقا حضرت ابراھیم علیہ السلام کی آل کو بے شک تو
تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

دعا:۔

اَللّٰھُمَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ
تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ
یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنادے اور میری اولاد کو
بھی۔ اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما اے ہمارے
پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو سارے مسلمانوں کو بخش
دے اس روز جبکہ (اعمال کا) حساب ہونے لگے۔

اور چاہے تو اَللّٰھُمَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ کی جائے یہ دعا پڑھ لے۔



دعا:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۝

ترجمہ:۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں
بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔
یا پھر ان میں سے کوئی دعا پڑھے۔

دعا:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ
اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

(مشکوۃ شریف، بحوالہ بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ اے اللہ میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا اور نہیں معاف کرتا
گناہوں کو مگر تو۔ میری بخشش فرما ایسی بخشش جو تجھ سے ہو اور
مجھ پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

دعا:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ

الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ

وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاثَمِ وَ مِنَ الْمَغْرَمِ

(مشکوۃ شریف بحوالہ بخاری و مسلم)

ترجمہ :۔ اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری عذاب قبر سے اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری فتنہ دجال سے اور میں پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے اور میں پناہ چاہتا ہوں گناہوں اور قرض سے۔

دعا :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ

(مشکوۃ شریف بحوالہ مسلم شریف)

ترجمہ :۔ اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری عذاب جہنم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری فتنہ دجال سے اور میں پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے۔

پھر نماز ختم کرنے کے لیے ایک بار دائیں پھر ایک بار بائیں طرف موٹھ کر کے سلام کہے۔



سلام :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ط آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔

داہنی طرف کے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے کہ میں ان سے سلام کہہ رہا ہوں اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اس کے طرف سلام میں امام کی نیت بھی کرے اور اسی طرح امام بھی دونوں طرف کے سلاموں میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرے اور جب تنہا ہو تو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے۔

یہ نماز پڑھنے کا طریقہ مردوں کے لیے ہے۔ عورتوں کے لیے چند باتوں کا فرق ہے، عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائے گی اور ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نہ نکالے گی۔ قیام میں سینے پر ہاتھ باندھے گی اور ہتھیلی پر ہتھیلی رکھے گی۔ رکوع میں کم جھکے گی اور گھٹنوں کو جھکائے گی اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گی مگر ان کو پکڑے گی نہیں۔ اور انگلیاں کشادہ نہ رکھے گی رکوع و سجود سمٹ کر کرے گی۔ سجدہ میں پیٹ کو ران سے اور ران کو پنڈلی سے ملائے گی اور ہاتھ زمین پر بچھادے گی۔ قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر سرین پر بیٹھے گی اور دونوں پاؤں کی انگلیاں ملا کر رکھے گی باقی سب کچھ بیان کردہ طریقے سے کرے گی۔

**نماز کے بعد کی دعائیں اور اذکار :۔** نماز کے بعد تین بار کلمۂ طیبہ

پڑھے اور پھر استغفار کرے۔

## استغفار :

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ أَتُوْبُ إِلَيْهِ

ترجمہ :۔ میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

اس کے بعد جو دعا چاہے پڑھے۔

## دعائے اول :

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَ إِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ أَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ٥

ترجمہ :۔ اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی کے گھر میں داخل فرما بڑی برکت والا ہے تو اے ہمارے پروردگار اور بہت بلند ہے تو اے جلال اور بزرگی والے۔

## دعا :

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ٥



ترجمہ :۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

## دعا :

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (ترمذی)

ترجمہ :۔ اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں ان تمام بھلائیوں کا جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی محمد ﷺ نے طلب کیں اور تجھ سے پناہ چاہتے ہیں ان تمام شرور سے جن سے پناہ چاہی تیرے بندے اور نبی محمد ﷺ نے۔ تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد مانگی جائے۔ نیکی کی بات پہنچانا تجھے ہی لائق ہے۔ نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی حفاظت سے۔ اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ کی مدد سے۔

جن فرائض کے بعد سنتیں پڑھنی ہیں ان فرائض کے بعد مختصر سی دعا کرے جیسا کہ دعائیں مذکور ہوئیں اور پھر جلدی سنتیں پڑھے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا اور باقی اذکار و وظائف سنتوں کے بعد پڑھے اور جن فرائض کے بعد سنتیں نہیں ان کے بعد طویل دعائیں و اذکار پڑھے۔

**اذکار :۔** ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ،
۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک بار یہ کہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ
الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۵

ترجمہ :۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر
قادر ہے۔

اس کے پڑھنے سے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

## ۲۔ آیۃ الکرسی پڑھے :۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ
لَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ
ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلاَّ بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ
وَ مَا خَلْفَھُمْ ج وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلاَّ
بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَ لَا
یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۵

ترجمہ :۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور



اوروں کا قائم رکھنے والا۔ اسے اونگ آئے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو
کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وہ کون ہے جو اس
کے یہاں سفارش کرے بے اسکے حکم۔ جانتا ہے جو کچھ آگے
ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور نہیں پاتے اس کے علم میں
سے مگر جتنا وہ چاہے اور اسکی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں
آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں نگہبانی اور وہی ہے بلند
بڑائی والا۔ (ترجمہ از کنزالایمان شریف)

دعا کے اول آخر درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے ورنہ دعا اللہ تبارک و
تعالیٰ کے حضور پیش نہیں ہوتی بلکہ معلق رہتی ہے۔

## پنج وقتہ نمازوں کی تعدادِ رکعات

**فجر** : دو سنت مؤکدہ، دو فرض (کل چار رکعتیں)

**ظہر** : چار سنت مؤکدہ، چار فرض، دو سنت مؤکدہ، دو نفل (کل بارہ رکعتیں)

**عصر** : چار سنت غیر مؤکدہ، چار فرض (کل آٹھ رکعتیں)

**مغرب** : تین فرض، دو سنت مؤکدہ، دو نفل (کل سات رکعتیں)

**عشاء** : چار سنت غیر مؤکدہ، چار فرض، دو سنت مؤکدہ، دو نفل، تین وتر
واجب، دو نفل (کل سترہ رکعتیں)

نماز پڑھنے کا جو طریقہ بیان ہوا اس میں کچھ نماز کی شرائط، کچھ نماز کے

فرائض کچھ واجبات، کچھ سنتیں اور کچھ مستحبات ہیں جن کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

## شرائطِ نماز

نماز کی چھ شرطیں ہیں۔ان میں اگر کسی ایک کو بھی ترک کیا نماز قائم نہ ہوگی۔

### ۱۔طہارت :

نمازی کا بدن، کپڑا اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے، اس جگہ کا ہر قسم کی نجاست (ناپاکی) سے پاک ہونا۔

### ۲۔ستر عورت :

مرد کے لیے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہوا ہونا ضروری ہے جب کہ عورت کا سارا جسم سوائے (۱) موںھ کی ٹکلی (۲) ہتھیلیاں (۳) تلووں) کا چھپانا فرض ہے۔

مسئلہ :۔اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے، نظر آئے بلکہ جلد کا رنگ ہی چمک رہا ہو، نماز نہ ہوگی۔

تنبیہہ :۔آج کل باریک کپڑے بہت چلتے ہیں۔اگر باریک کپڑے کا پاجامہ وغیرہ پہنا جائے جس سے ران یا ستر کا کوئی حصہ چمکتا ہو تو وہ نماز کے علاوہ بھی حرام ہے۔

مسئلہ :۔دبیز کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا



ہو کہ دیکھنے سے عضو کی ہیئت معلوم ہوتی ہو ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں (ردالمحتار) اور ایسا کوئی کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لیے بدرجہ اولیٰ ممانعت ہے بعض عورتیں چست کرتے اور پاجامے پہنتی ہیں وہ اس مسئلہ سے سبق لیں۔

مسئلہ :۔بعض عورتیں ایسا باریک دوپٹہ نماز میں اوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے یا ایسے کپڑے پہنتی ہیں جس سے اعضاء کا رنگ نظر آتا ہے۔ایسے لباس سے بھی نماز نہیں ہوتی۔

### ۳۔استقبالِ قبلہ :

یعنی موںھ اور سینہ قبلہ کی طرف ہونا۔

### ۴۔وقت :

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

(سورۂ نساء آیت نمبر 103)

ترجمہ :۔بے شک مومنوں پر نماز وقت مقررہ پر فرض ہے۔

(ترجمہ از کنزالایمان شریف)

یعنی جو نماز پڑھنا ہے اس کا وقت ہونا ضروری ہے۔ مثلاً آج عصر کی نماز پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ عصر کا وقت شروع ہو جائے۔ اگر عصر کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی۔ نماز کے صحیح اوقات مساجد میں آویزاں نقشہ سے معلوم کیے جا سکتے ہیں۔(مسلمانوں کو چاہیے

کہ اوقات نماز کے ان نقشوں کو اپنے گھروں میں بھی ضرور رکھیں۔) ہر نماز کے انتہائی اوقات یہ ہیں۔

## فجر :

نماز فجر کا وقت طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ صبح صادق وہ روشنی ہے جو مشرق کی جانب مطلع آفتاب کے اوپر آسمان تک دکھائی دیتی ہے۔ یہ روشنی بڑھ کر آسمان پر پھیل جاتی ہے اور اجالا ہو جاتا ہے۔

## ظہر :

نماز ظہر کا وقت آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایۂ اصلی کے دوچند ہو جائے۔ سایۂ اصلی وہ سایہ ہے کہ جو آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔

## عصر :

نماز عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے لے کر آفتاب کے ڈوبنے تک ہے۔

تنبیہہ :۔ آفتاب کے زرد ہونے سے پہلے نماز ادا کر لی جائے۔ آفتاب کے زرد ہونے پر مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے جو غروب تک رہتا ہے۔ اور بلاوجہ شرعی اتنی تاخیر کر کے مکروہ وقت میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

## مغرب :

نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔ شفق اس سپیدی کا نام ہے



جو جانب مغرب سورج کے ڈوبنے کے بعد جنوباً و شمالاً پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

## عشاء :

نماز عشاء کا وقت غروب شفق سے طلوع فجر تک ہے۔ جن شہروں میں عشاء کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے یا اس قدر قلیل وقت میسر آئے کہ نماز فرض و وتر پڑھنا ممکن نہ ہو تو وہاں کے لوگوں کو چاہئے کہ ان دونوں کی عشاء کے فرض و وتر کی قضا پڑھیں۔

**مسئلہ** :۔ اوقاتِ مکروہ تین ہیں۔

(۱) طلوع آفتاب سے لے کر ۲۰ منٹ بعد تک۔

(۲) غروب آفتاب اور اس سے پہلے ۲۰ منٹ۔

(۳) نصف النہار یعنی ضحوۂ کبریٰ۔

ان تینوں اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض نہ واجب نہ قضا یونہی سجدۂ تلاوت بھی جائز نہیں۔

**مسئلہ** :۔ اس دن کی عصر نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وقت شروع ہو گیا تو عصر کی نماز پڑھے البتہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ البتہ اگر عصر کی نماز مکروہ وقت میں شروع کی اور ابھی سلام نہیں پھیرا تھا کہ مکروہ وقت شروع ہو گیا نماز ہو جائے گی۔

**مسئلہ** :۔ فجر کی نماز شروع کی ابھی سلام نہ پھیرا تھا کہ مکروہ وقت شروع ہو گیا نماز نہ ہو گی۔ دوبارہ مکروہ وقت گزرنے کے بعد قضا کرنی ہو گی۔ (درمختار)

۵۔ نیت :

نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں اگر کہہ لے تو بہتر ہے عربی زبان میں نیت کرنا ضروری نہیں اردو وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے۔

مسئلہ :۔ نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھنے جا رہے ہو تو فوراً بلا تأمل بتا سکے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہو گی (در مختار)

۶۔ تکبیر تحریمہ :

یعنی نماز کو اللہ اکبر کہہ کر شروع کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ :۔ اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خاص تعظیم الٰہی کے لیے ہوں مثلاً اَللّٰہُ اَجَلُّ یا اَللّٰہُ اَعْظَمُ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وغیرہا الفاظ تعظیمی کہے تو ان سے بھی نماز کی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار شریعت)

# فرائض نماز

نماز میں سات فرائض ہیں۔

۱۔ تکبیر تحریمہ :

حقیقتاً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے بہت زیادہ ملی ہوئی ہے اس لیے فرائض نماز میں بھی اس کا شمار ہوتا ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ :۔ اگر کسی نے اللہ اکبر میں اسم جلالت اللہ کو آللّٰہ یا اکبر کو اکبار یا اکبر



پڑھا نماز نہ ہو گی بلکہ اگر معانی فاسدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافر ہے۔ (در مختار)

قیام :

فرض وتر و عیدین و سنت میں قیام (کھڑا ہونا) فرض ہے اگر بغیر صحیح مجبوری کے بیٹھ کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہو گی۔ (در مختار)

تنبیہ :۔ آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا معمولی سی بیماری ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ وہی لوگ اس حالت میں دس دس، پندرہ پندرہ منٹ بلکہ اس سے بھی زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر کے پاس پیدل چلے جاتے ہیں۔ ان پر جتنی نمازیں قیام کی قدرت کے باوجود بیٹھ کر پڑھی ہیں ان کا پھیرنا فرض ہے۔ یونہی اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا خادم کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا مگر بیٹھ کر پڑھی تو ان کا پھیرنا بھی فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (بہار شریعت)

نوٹ :۔ اگر واقعی اتنا بیمار ہے کہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو کم از کم تکبیر تحریمہ ضرور کھڑے کھڑے ادا کرے پھر بیٹھ کر نماز مکمل کرے۔

۳۔ قرأت :

قرآن مجید کا پڑھنا۔ کم سے کم ایک آیت کا حالت قیام میں اس طرح سے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضروری ہے کہ خود سنے اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع (سننے میں رکاوٹ) مثلاً شور و غل یا

ثقل سماعت (بہراپن وغیرہ) نہیں تو نماز نہ ہوگی۔ اس طرح جہاں پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنی آواز ہو کہ خود سن سکے مثلاً طلاق دینے، جانور ذبح کرنے میں (عالمگیری)

مسئلہ :۔ مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی پہلی دو رکعتوں اور وتر و سنتوں اور نوافل کی ہر رکعت میں فرض ہے۔ مقتدی (امام کے پیچھے پڑھنے والے) کو کسی بھی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ ظہر ہو یا عشاء کوئی سی ہو امام کی قرأت مقتدی کے لیے کافی ہے۔

مسئلہ :۔ بعض لوگ (ط، ت، ث، ص)، (ا، ء، ع)، (ہ، ح)، (ض، د)، (ذ، ز، ظ) میں کوئی فرق نہیں کرتے یاد رکھئے حروف بدل جانے سے اگر معنی فاسد ہوگئے تو نماز نہ ہوگی۔ جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے تو اس پر لازم ہے کہ حروف کی صحیح ادائیگی میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہو تو فرض ہے کہ اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ البتہ اس کو تمام عمر تصحیح مخارج کے لیے کوشش جاری رکھنا لازم ہے۔ نیز ایسا شخص صحیح پڑھنے والوں کی امامت نہیں کر سکتا۔ آج کل کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے اس طرح نمازیں ضائع جاتی ہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ :۔ گجراتی، انگریزی وغیرہ زبان کے رسم الخط میں یٰس شریف اور آیات



قرآنی وغیرہ چھاپنے سے حروف مطلقاً بدل جاتے ہیں۔ یہ قرآن کی تحریف ہے اور ناجائز ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ)

نوٹ :۔ البتہ قرآن پاک کے مختلف زبانوں میں تراجم چھاپنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ دلیل بالکل بے سود ہے کہ عربی نہیں آتی اس لیے مجبوراً گجراتی وغیرہ میں پڑھ لیتے ہیں، بڑے افسوس کی بات ہے کہ دو ٹکے کی نوکری کے لیے تو سب کچھ سیکھا جائے اور قرآن عظیم سیکھنے کی کوئی زحمت گوارہ نہ کی جائے۔ اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔

### ۴۔ رکوع :

اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔ (درمختار) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھادے۔ (بہار شریعت)

### ۵۔ سجود :

ہر رکعت میں دو مرتبہ سجدہ فرض ہے، سجدے میں پیشانی زمین پر جمنا سجدے کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط ہے اور دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب اور دسوں انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگ کر قبلہ رو ہونا سنت ہے۔ (بہار شریعت) آج کل اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ سجدوں میں یا تو دونوں پاؤں زمین سے اٹھا رکھتے ہیں یا صرف انگلیوں کے سرے زمین سے لگا دیتے ہیں یا پاؤں الٹے کر دیتے ہیں۔ ان تینوں صورتوں میں سجدہ نہیں ہوگا اور ظاہر ہے سجدہ

نہیں ہوگا تو نماز بھی نہیں ہوگی۔

**مسئلہ** :۔ پیشانی کے جمنے کے یہ معنی ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو اگر کسی اس طرح سجدہ کیا کہ پیشانی نہ جمی تو سجدہ نہ ہوگا۔

**مسئلہ** :۔ کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی یا قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری) بعض جگہ سردیوں میں مسجد میں غالیچے بچھائے جاتے ہیں۔ ان پر سجدہ میں اس بات کا خیال بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبے تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک کی ہڈی نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی۔

**مسئلہ** :۔ کمانی دار (سپرنگ والے) گدے میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہذا نماز نہ ہوگی۔

### ۶۔ قعدۂ اخیرہ

یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات رسولُہٗ تک پڑھ لی جائے۔ فرض ہے۔

**مسئلہ** :۔ چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا، بیٹھ جائے اور پانچویں کا سجدہ کرلیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سجدہ کرلیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کرلیا ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رکعت



ملالے (غنیۃ) اور نماز دوبارہ پڑھے۔ ہاں! اگر قعدۂ اخیرہ اپنے مقام پر کرنے کے بعد پھر غلطی سے کھڑا ہو گیا تو فرض بھی ادا ہو گئے اور بعد کی دو رکعتیں نفل ہو گئیں۔

**مسئلہ** :۔ اگر پانچویں رکعت کے سجدے سے قبل یاد آجائے تو بیٹھ کر نماز پوری کرے اور سجدۂ سہو کرلے۔

### ۷۔ خروج بصُنعہٖ :

قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً کرنا جو نماز سے باہر کردے۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی اور فعل قصداً پایا گیا تو نماز دوبارہ دہرانا واجب اور بلا قصد کوئی اس قسم کا فعل پایا گیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔

## واجبات نماز

تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا۔ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا۔ سورۃ ملانا۔ قرآن کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ الحمد کا سورت سے پہلے پڑھنا۔ الحمد اور سورۃ کے درمیان آمین اور بسم اللہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا۔ قرأت کے فوراً بعد رکوع کرنا۔ ایک سجدے کے بعد بلا فصل دوسرا سجدہ کرنا۔ تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا۔ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ کر ایک سبحان اللہ کی مقدار ٹھہرنا۔ **قعدہ اولیٰ اگرچہ نماز** نفل ہو۔ فرض و وتر و سنت مؤکدہ میں قعدہ اولیٰ میں **تشہد (التحیات) پر کچھ نہ**

بڑھانا۔ دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا (ایک لفظ بھی چھوڑے گا ترک واجب ہوگا)۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ السلام دونوں بار واجب ہے اور لفظ علیکم واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ تکبیر قنوت، عیدین کی چھ تکبیریں، عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور اس تکبیر کے لیے لفظ اللہ اکبر کہنا۔ ہر جہری نماز یعنی مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں اور فجر اور جمعہ، عیدین اور رمضان شریف کے وتروں کی ہر رکعت میں امام کا جہر (بلند آواز میں) قرأت کرنا، ظہر و عصر میں آہستہ پڑھنا۔ ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ ادا کرنا۔ رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا۔ سجدہ ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا۔ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ کرنا۔ آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔ سہو ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا۔ دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح (یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار) کی قدر وقفہ نہ ہونا۔ امام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ آواز سے مقتدی کا چپ رہنا۔ قرأت کے علاوہ تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

نماز کے واجبات میں اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ ہاں! قصداً کسی واجب کو ترک کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔ پھر سجدۂ سہو کافی نہیں ہوگا۔

## نماز کی سنتیں

تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا یعنی (نہ



بالکل ملائے نہ بے تکلف کھولے)۔ ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا۔ بوقت تکبیر سر نہ جھکانا، قبلہ رو ہونا۔ اسی طرح تکبیر قنوت اور تکبیر عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔ عورت کے لیے سنت ہے کہ کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔ امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور سلام کہنا۔ بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا۔ اسی طرح مرد ناف کے نیچے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی الٹے ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر رکھے، چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیاں الٹے ہاتھ کی کلائی کی پشت پر رکھے اور عورت اور خنثیٰ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر سیدھی ہتھیلی رکھے۔ بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں یہ نہ چاہئے بلکہ فوراً ناف کے نیچے لا کر باندھ لے۔ ثناء اور تعوذ و تسمیہ و آمین کہنا اور ان سب کا آہستہ ہونا۔ پہلے ثناء پڑھے پھر تعوذ پھر تسمیہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے۔ تحریمہ کے فوراً بعد ثناء پڑھے۔ ثناء اور تعوذ صرف پہلی رکعت میں پڑھے اور تسمیہ ہر رکعت کے اول میں پڑھنا مسنون ہے۔ (سنت غیر مؤکدہ اور نوافل میں تیسری رکعت میں بھی ثناء اور تعوذ سنت ہے) فاتحہ کے بعد اگر ابتدا سے سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت تسمیہ پڑھنا مستحسن ہے۔ تعوذ و تسمیہ مقتدی کے لیے سنت نہیں، ہاں جس مقتدی کی رکعت جاتی رہی تو جو اپنی رکعت پڑھے اس وقت دونوں کو پڑھے۔ رکوع میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنا اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا، یہ حکم مردوں کے لیے ہے اور عورتوں

کے لیے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا سنت ہے۔ آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں، یہ خلاف سنت ہے۔ حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا اکثر کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں، یہ مکروہ ہے۔ رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔ رکوع میں پیٹھ بچھی ہوئی رکھے، یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔ رکوع میں سر اونچا نیچا نہ ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو۔ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے۔ مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ رکھے۔ رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ لٹکے ہوئے چھوڑ دے۔ رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور مقتدی کے لیے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد (اکیلے کے لیے) دونوں کہنا سنت ہے۔ صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے پھر بھی سنت ادا ہو جاتی ہے۔ مگر اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا بہتر ہے۔ سجدہ کے لیے اور سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا اور سجدہ میں ہاتھ زمین پر رکھنا۔ سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا الٹ کرے۔ مرد کے لیے سجدے میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہو اور پیٹ رانوں سے اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے مگر صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔



عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ کو ران سے اور ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے۔ سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگ کر قبلہ رو ہونا سنت ہے۔ سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا کر رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ دونوں سجدوں کے درمیان بایاں قدم بچھا کر اور دایاں قدم کھڑا کر کے بیٹھنا اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔ سجدوں میں انگلیاں قبلہ رو ہونا۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا ملا ہوا رہنا۔ جب دونوں سجدے کر لیے تو دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بل، گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا۔ کمزوری وغیرہ کے سبب زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔ دوسری رکعت میں ثناء و تعوذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور سیدھا قدم کھڑا کرنا اور سیدھے قدم کی انگلیاں قبلہ رو ہونا۔ یہ مرد کے لیے ہے اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھے اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر رکھنا اور بایاں ہاتھ بائیں پر اور انگلیاں اپنی اصلی حالت پر چھوڑنا کہ نہ بہت کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی ہوں اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا۔ گھٹنے پکڑنا نہ چاہئے۔ کلمہ شہادت پر اشارہ کرنا اس طرح کہ دو میانی انگلی اور انگوٹھے کی نوک ملا کر حلقہ باندھے۔ اور لا پر کلمے کی انگلی اٹھائے اور اِلاَّ پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کر لے۔ قعدۂ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر اٹھے۔ ہاں! اگر کوئی عذر ہے تو حرج نہیں۔ **دوسرے قعدہ میں تشہد** کے بعد درود شریف پڑھنا۔ **نوافل اور سنت غیر مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں بھی**

درود شریف اور درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔ مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ہونا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ دوبار کہنا پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔ امام کے لیے سنت ہے کہ دونوں سلام بلند آواز سے کہے مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو۔

**مسئلہ** :۔ امام نے اگر سلام پھیرا تو مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو۔ البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا ہو تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔

مسئلہ :۔ امام اگر سجدۂ سہو کرے اور کسی کی رکعت باقی ہو تو وہ امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے البتہ سجدۂ سہو کرے اور امام کے ساتھ دوبارہ قعدہ کرے اور جب امام دوبارہ سلام کہے تو اب وہ سلام پھیرے بغیر کھڑا ہو کر اپنی بقیہ نماز مکمل کرے۔

## نماز کے مستحبات

حالت قیام میں سجدہ کی جگہ، رکوع میں پشت قدم کی طرف، قومہ میں سینے کی طرف، سجدہ میں ناک کی طرف، جلسہ و قعدہ میں گود کی طرف، پہلے سلام میں سیدھے کندھے کی طرف اور دوسرے سلام میں الٹے کندھے کی طرف نظر کرنا۔ جماہی آئے تو موتھ بند کئے رہنا اور نہ رکے تو اوپر کے دانتوں سے نچلا ہونٹ دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام میں سیدھے ہاتھ کی پشت سے موتھ ڈھانک لے۔ اور غیر قیام میں بائیں ہاتھ کی پشت سے یا دونوں میں آستین سے ۔بلاضرورت ہاتھ یا کپڑے سے موتھ ڈھانکنا مکروہ ہے۔ جماہی روکنے کا مجرب



طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی تھی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جماہی فوراً رک جائے گی جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا۔ دونوں پنجوں میں چار انگلی کا فاصلہ ہونا۔ سجدہ زمین پر بلا حائل کرنا۔

## مفسدات نماز

**مسئلہ** :۔ نماز میں بھول کر یا قصداً کسی سے بات کرنا، کسی کو قصداً یا سہواً سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔ کسی کی چھینک کا جواب دینا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔

**مسئلہ** :۔ آہ، اوہ، اف، تف وغیرہ یہ الفاظ درد یا تکلیف کی وجہ سے زبان سے نکلے یا آواز سے رویا اور حروف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری)

**مسئلہ** :۔ مریض کی زبان سے بلا اختیار آہ۔ اُوہ نکلی اسی طرح چھینک کھانسی اور ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً (بے اختیار) نکلتے ہیں معاف ہیں۔ یعنی نماز فاسد نہ ہوگی۔ (درمختار)

**مسئلہ** :۔ اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ** :۔ نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ بھول کر ہو یا جان بوجھ کر، تھوڑا ہو یا زیادہ حتی کہ اگر تل کے برابر بھی کوئی چیز بغیر چبائے نگل لی یا کوئی قطرہ اس کے موتھ میں گرا اور اس نے نگل لیا نماز جاتی رہی۔

**مسئلہ :۔** سینے کو قبلے سے پھیرنا، پے در پے تین بال اپنے جسم کے کسی حصہ سے اکھیڑنا، ایک رکن (مثلاً قیام یا رکوع یا سجدہ) میں تین بار اس طرح کھجانا کہ کھجا کر ہاتھ اٹھالیا پھر کھجایا پھر ہاتھ اٹھالیا پھر کھجایا پھر ہاتھ اٹھالیا نماز فاسد ہو گئی اور اگر جسم کے ایک حصہ پر ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ کھجایا مگر ہاتھ جسم کے حصہ سے علیحدہ نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہو گی۔

**مسئلہ :۔** عمل کثیر (یعنی ایسا عمل جس کے کرنے والے کو دوسرے دیکھ کر یہ سمجھیں کہ یہ نماز میں نہیں ہے) سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

**مسئلہ :۔** قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا یا قرآن پاک ایسا غلط پڑھنا کہ جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز فاسد ہو جائے گی۔

**مسئلہ :۔** نمازی کے آگے سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا، البتہ گزرنے والا خود سخت گنہگار ہو گا۔ (بہار شریعت)

# مکروہات نماز

## مکروہات تحریمہ :

نماز میں قصداً مکروہ تحریمی فعل کیا۔ نماز مکروہ تحریمی ہو گئی اور اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ مکروہات تحریمہ کے متعلق چند ضروری مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔



**مسئلہ :۔** کپڑے یا بدن یا داڑھی کے ساتھ کھیلنا، کپڑا سمیٹنا، جیسا آج کل بعض لوگ سجدہ میں جاتے ہوئے پاجامہ لپیٹ لیتے ہیں۔ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے آزادانہ لٹکے ہوں یہ سب مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ :۔** رومال یا شال یا مفلر کے کنارے دونوں شانوں سے لٹکے ہوں یہ مکروہ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا یا ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے اور دوسرا پیٹ پر جیسے عموماً اس زمانے میں کاندھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے تو یہ بھی نماز میں مکروہ تحریمی ہے۔ (در مختار)

**مسئلہ :۔** اگر کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو یا دوران نماز چڑھائی ہو بہر صورت مکروہ تحریمی ہے۔ دامن سمیٹے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (در مختار)

**مسئلہ :۔** شدت کا پیشاب، پاخانہ معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح (پیچھے سے خارج ہونے والی ہوا کی شدت) کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ :۔** کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر سجدہ سنت کے مطابق ادا نہ کر سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور نہ ہٹانا بہتر اور اگر ہٹائے بغیر واجب ادا نہ ہو سکے تو ہٹانا واجب ہے۔ اگرچہ ایک بار سے زائد حاجت پڑے (شامی)

**مسئلہ :۔** انگلیاں چٹخانا، انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے (در مختار)

**مسئلہ** :۔ کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ نہ رکھنا چاہئے۔

**مسئلہ** :۔ ادھر ادھر موبھ پھیر کر دیکھا پورا چہرہ پھر گیا یا بعض پھر گیا مکروہ تحریمی ہے۔(در مختار) اگر موبھ نہ پھیرے صرف کنکھیوں سے (آنکھیں گھما پھرا کر) ادھر ادھر بلا ضرورت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے اگر نادراً کسی صحیح مقصد کے لیے ہو تو بالکل حرج نہیں۔ نظر آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ** :۔ کسی شخص کے موبھ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یونہی نماز پڑھنے والے کی طرف موبھ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ یعنی اگر نمازی کی طرف سے ہو تو کراہت نمازی پر ورنہ خود اس پر۔

**مسئلہ** :۔ نماز میں بے ضرر کھنکار (بلغم) وغیرہ نکالنا مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ** :۔ نماز کے کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً رکوع، سجود، قومہ اور جلسہ میں سیدھی پیٹھ کرنے کے ساتھ ساتھ ایک سبحان اللہ کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔ یونہی قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا۔ قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع میں قرأت ختم کرنا۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا امام سے پہلے سر اٹھانا۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ** :۔ کرتا یا چادر موجود ہونے کے باوجود صرف پاجامہ یا چادر یا تہبند باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر دوسرا کپڑا میسر نہیں تو معاف ہے۔ (عالمگیری)



**مسئلہ** :۔ قبر کے سامنے ہونا اور نمازی و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ** :۔ کفار کے عبادت خانوں مثلاً مندر، گرجا وغیرہ میں نماز مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ وہ شیاطین کی جگہ ہے (بحر الرائق) بلکہ ان میں جانا بھی مکروہ ہے۔ اسی طرح بدمذہب فرقے جن کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچ چکی ہو ان کی اپنے پیسوں سے تعمیر کردہ مساجد جو انہیں کے قبضے میں ہوں ان میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ)

**مسئلہ** :۔ الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر یا کرتے وغیرہ کے بٹن نہ لگانا کہ سینہ کھلا رہے نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔ ہاں بٹن تو کھلے ہیں لیکن نیچے اور کوئی لباس پہنا ہوا ہے جس سے سینہ نظر نہیں آتا نماز مکروہ تنزیہی ہے۔

## تصویر کے احکام

**جس کپڑے پر جاندار کی تصویر** ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے بد قسمتی سے مغربی تہذیب کی رو میں بہہ کر آج کل مسلمان جاندار کی تصاویر والے کپڑے خود بھی پہنتے اور بچوں کو بھی پہناتے ہیں یاد رکھئے بچوں کو پہنانے کا گناہ خود پہنانے والے کے سر آتا ہے۔ **تصاویر کی ممانعت** صحیح حدیث میں ہے کہ :

"جس گھر میں کتایا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔(صحیح بخاری)

افسوس! حضور ﷺ کے اس واضح ارشاد کے باوجود آج شاید ہی کسی مسلمان کا گھر ایسا ہو گا جو جاندار کی تصویروں اور کھلونوں سے سجا ہوا نہ ہو جب ہم خود ہی اپنے ہاتھ سے رحمت کے فرشتوں کا اپنے گھر میں داخلہ بند کر دیں پھر بلائیں اور مصائب ڈیرہ لگالیں تو کیا عجب ہے۔

مسئلہ :۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے پہاڑ، دریا، درخت وغیرہ تو اس میں حرج نہیں۔

مسئلہ :۔ تصویر اگر ذلت کی جگہ ہو مثلاً جوتیاں اتارنے کی جگہ یا فرش پر کہ لوگ اسے پاؤں تلے روندتے ہوں تو ایسی تصویر کے مکان میں موجود ہونے سے کراہت نہ ہو گی جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔

مسئلہ :۔ اتنی چھوٹی تصویر کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل دکھائی نہ دے یا تصویر تو بڑی ہے لیکن اس کے چہرے پر روشنائی پھیر دی یا اس کے چہرے کو کھرچ ڈالا تو ان صورتوں میں کراہت نہیں۔

مسئلہ :۔ بزرگان دین کی تصویر بمقصد تبرک رکھنا حرام ہے۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ)

مسئلہ :۔ تصویر بنانا یا بنوانا حرام ہے خواہ دستی (ہاتھ سے بنی ہوئی ہو) یا



عکسی (کیمرہ سے عکس لے کر) دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔(بہار شریعت)

## مکروہات تنزیہہ

**یعنی وہ افعال جو شرعاً ناپسندیدہ ہیں ان کے کرنے سے نماز ہو جاتی ہے اور ایسی نماز کا اعادہ بھی واجب نہیں نیز اس کے کرنے سے گناہ نہیں ہوتا۔**

**مسئلہ :۔ کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا جب کہ دوسرے کپڑے ہوں نماز مکروہ تنزیہی ہے۔**

**مسئلہ :۔** سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی بوجھ **معلوم ہوتی** ہو مکروہ **تنزیہی ہے۔** اگر ننگے سر نماز پڑھنے میں خشوع آتا (دل لگتا) ہو تو ننگے سر نماز **مستحب** ہے **مگر** عوام کے سامنے پڑھنے میں احتیاط مناسب ہے۔(در مختار)

**مسئلہ :۔** نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھالینا افضل ہے جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ **ہو اور نہ اٹھانے** سے خشوع مقصود ہو تو نہ **اٹھانا افضل** ہے۔

**مسئلہ :۔ کوئی ننگے** سر نماز پڑھ رہا ہو یا اس کی ٹوپی گر گئی ہو۔ **تو** دوسرے کو **اجازت** نہیں کہ **وہ نماز پڑھنے والے کو ٹوپی پہنادے۔**

**مسئلہ :۔** پائینچے ٹخنوں سے نیچے ہونا مرد کے لیے نماز میں **مکروہ** تنزیہی ہے۔

**تنبیہہ :۔پائینچے ہر وقت مرد کو ٹخنوں سے اوپر رکھنا چاہئے کہ یہ آداب لباس میں سے ہے اور حدیث میں اس کی تاکید آئی ہے۔** حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

"ٹخنوں سے جو کپڑا نیچے گرتا ہے وہ نار (آگ) میں ہے"۔

**مسئلہ** :۔ اکثر لوگوں کو دیکھا جاتا ہے وہ نماز کے وقت اپنے پائینچوں کو لوٹ کر (فولڈ کر کے) یا پاجامے کو ازار بند کی جگہ سے گھرس کر ٹخنوں سے اونچا کر لیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اس حال میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ** :۔ نماز میں بلا ضرورت قصداً کھانسنا، کھنکارنا، مکروہ تنزیہی ہے۔

**مسئلہ** :۔ رکوع میں سر کو پیٹھ سے اونچا نیچا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ دائیں بائیں جھومنا مکروہ تنزیہی ہے اور کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر یہ سنت ہے۔

**مسئلہ** :۔ نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ تنزیہی ہے مگر بند رکھنے میں خشوع آتا ہے تو بند کرنا بہتر ہے۔ (شامی)

**مسئلہ** :۔ جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے شمع یا چراغ میں حرج نہیں۔ (عالمگیری)

**مسئلہ** :۔ مرد کو سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا یا ہاتھ سے بلا عذر مکھی، مچھر اڑانا مکروہ تنزیہی ہے۔ (عالمگیری)

## نماز توڑنے کے عذر

**مسئلہ** :۔ سانپ وغیرہ کے مارنے کے لیے جن سے ایذا کا اندیشہ صحیح ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا ہو اس کو پکڑنے کے لیے یا گاڑی چھوٹ رہی ہو۔ یا اپنے یا پرائے



کا کم از کم ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو۔ مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری یا روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا کم از کم ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکا لے بھاگا۔ ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ** :۔ پاخانہ پیشاب معلوم ہوا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے۔ بشرطیکہ وقت و جماعت فوت نہ ہو جائے۔ اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے البتہ وقت کے فوت ہونے کا لحاظ ہوگا۔ (عالمگیری، درمختار)

## سجدۂ سہو کا بیان

جب نماز کا کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا کسی فرض کو مکرر کیا جائے مثلاً رکوع دو مرتبہ کر لے یا نماز کے فرض یا واجب میں زیادتی ہو جائے۔ مثلاً قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لے تو سجدۂ سہو لازم ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد اور درود شریف پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اس کے بعد پھر تشہد، درود، اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ سجدۂ سہو کے چند ضروری مسائل یہ ہیں۔

**مسئلہ** :۔ فرض، وتر اور سنت مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھ لیا یا اتنی دیر خاموش بیٹھا رہا سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔ فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا پھر پڑھے۔ اور سنت و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثناء، آمین، تکبیراتِ انتقالات اور تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو واجب نہیں بلکہ نماز ہو گئی۔ (ردالمحتار، غنیۃ)

مسئلہ :۔ ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لیے کافی ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ :۔ امام کے سہو سے مقتدی کو بھی سجدۂ سہو کرنا ہو گا لیکن اگر مقتدی سے سہو ہو جائے تو مقتدی کو سجدہ سہو لازم نہیں کیونکہ وہ امام کے تابع ہے۔ امام سہو کرنے لگے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ کر امام کو یاد دلائے۔ اگر امام لوٹ آئے تو بہتر ہے ورنہ مقتدی امام کی اتباع کرے اور آخر میں امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے۔

نوٹ :۔ مقتدی امام کو فرض کے ترک ہونے، قرأت میں سہو ہونے یا واجب ترک ہو رہا ہو تو ترک ہونے سے پہلے پہلے لقمہ دے سکتا ہے۔ واجب کے ترک ہونے کے بعد یا سنت و مستحبات کے ترک پر لقمہ دینے سے مقتدی کی اپنی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امام لقمہ بھول کر لے لے تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

## سجدۂ تلاوت کا بیان

**سجدۂ تلاوت** سے مراد وہ سجدہ ہے جو چودہ آیاتِ سجدہ میں سے کسی ایک آیت کے پڑھنے یا سننے سے واجب ہو جاتا ہے **سجدۂ تلاوت** کے چند ضروری مسائل یہ ہیں۔



**مسئلہ** :۔ سجدۂ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہے اور پھر سجدہ کرے۔ سجدۂ تلاوت کے لیے اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے نہ اس میں تشہد لازم ہے نہ سلام۔ (تنویر الابصار)

**مسئلہ** :۔ آیتِ سجدہ نماز میں پڑھی تو فوراً سجدہ کرنا واجب ہے اور نماز کے علاوہ پڑھی تو فوراً سجدہ کرنا واجب نہیں البتہ بہتر ہے کہ فوراً کر لے جب تک وضو تیار ہو بلاوجہ تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔

**مسئلہ** :۔ ایک دوسرے کے لیے سجدہ کر دے تو ادا نہیں ہو سکتا۔ آج کل عوام میں مشہور ہے جس کے گھر پر قرآن خوانی ہوتی ہے وہی سجدے کرے باقیوں پر واجب نہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔

## نماز وتر

**نماز وتر واجب** ہے اگر چھوٹ جائے تو قضا لازم ہے۔ اس کا وقت عشاء کے فرائض کے بعد سے صبح صادق تک ہے بہتر یہ ہے کہ آخر رات میں تہجد کے ساتھ پڑھی جائے لیکن جس کو خوف ہو کہ اٹھ نہیں سکے گا وہ عشاء کی نماز کے ساتھ سونے سے پہلے پڑھ لے۔ اس کی تین رکعتیں ہیں۔ دوسری رکعت کا قعدہ کر کے کھڑا ہو جائے۔ تیسری رکعت میں تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہو ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے کہ یہ واجب ہے۔ منفرد ہو یا مقتدی دونوں صورتوں میں دعائے قنوت

پڑھے گا اس میں جہر نہیں ہے۔

## دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

ترجمہ :۔ اے اللہ ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری ثناء کرتے ہیں اچھے الفاظ کے ساتھ اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیرے حضور حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے



شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ د

ترجمہ :۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

## نماز وتر کے لیے چند ضروری مسائل یہ ہیں :

**مسئلہ** :۔ اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو واپس نہ لوٹے بلکہ سجدہ سہو کرے۔

**مسئلہ** :۔ بھول کر پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے۔

**مسئلہ** :۔ وتر جماعت سے پڑھی جا رہی ہو جیسا کہ رمضان المبارک میں پڑھتے ہیں اور مقتدی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی رکوع میں چلا جائے۔

## نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے :

**سرکار کریم** ﷺ نے فرمایا کہ :۔

**اگر** کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے سے (جو بغیر سترے کے

نماز پڑھ رہا ہو) گزرنے میں کیا (نقصان) ہے تو سو برس کھڑا رہنے کو ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ (ابن ماجہ)

نوٹ :۔ سترہ (آڑ) ہر اس شئے کو بنایا جاسکتا ہے جو کم از کم ایک ہاتھ اونچی اور انگلی کے برابر موٹی ہو۔

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ :۔

حضرت سیدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔

## امامت کا بیان

**مسئلہ** :۔ امام صحیح العقیدہ سنی، پرہیزگار، پابند شریعت صحیح قرآن پڑھنے والا اور نماز اور طہارت کے مسائل جاننے والا ہونا چاہیئے۔

**مسئلہ** :۔ ایسے بد مذہب جن کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچ گئی ہو جیسے۔ رافضی اگرچہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحابیت کا انکار کرتا ہو یا حضرت صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں تبرا (گالیاں) کہتا ہو۔ قدری (تقدیر کا منکر) وغیرھا یا وہ جو شفاعت یا دیدار الٰہی یا عذاب قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہو۔ ان کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری، غنیۃ)

اس سے سخت حکم وہابیہ کا ہے اللہ عزوجل اور نبی ﷺ کی توہین کرتے ہیں یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں۔ (بہار شریعت)



**مسئلہ** :۔ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر تک نہ پہنچی ہو اور فاسق جیسے شرابی، زناکار، سود خور، چغل خور وغیرہم جو گناہ کبیرہ بالاعلان (سر عام) کرتے ہیں ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

ایسے شخص کو نہ فرض نماز میں نہ تراویح میں نہ نوافل میں کسی نماز میں امام نہیں بنا سکتے۔ یہی حکم داڑھی منڈھے یا حد شرع سے کم رکھنے والے کا ہے۔

**تنبیہ** :۔ عوام میں یہ جاہلانہ بات مشہور ہے کہ داڑھی رکھنا سنت ہے نہ رکھو تو کوئی گناہ نہیں۔ حالانکہ احادیث کثیرہ میں اس کی تاکید آئی ہے۔ اور امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک داڑھی رکھنا واجب، منڈوانا یا ایک مشت سے کم رکھنا حرام ہے۔ (درمختار)

**مسجد کے آداب :**

مسجد خدا تعالیٰ کا گھر ہے اس کے آداب کا خیال رکھنا بچوں اور بڑوں سب کے لیے ضروری ہے۔ مسجد میں صاف لباس پہن کر جانا چاہیے۔ کچا پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں جانا، جائز نہیں جب تک کہ بو باقی ہو۔ اسی طرح ہر بدبودار چیز سے مسجد کو بچایا جائے۔

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا یا اونچی آواز سے گفتگو کرنا منع ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔ ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہوا کہ تم مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے والوں کے قریب نہ بیٹھو کہ ان کو خدا سے کچھ کام نہیں۔

مسجد میں کھانا پینا اور سونا معتکف کے سوا کسی کو جائز نہیں لہذا اگر کھانے پینے کا ارادہ ہو تو مسجد میں جاتے ہی اعتکاف کی نیت کر لے اور کچھ ذکر الٰہی کرے یا نماز پڑھے، اب اس کے لیے ضرور تا کھانا پینا جائز ہو گا۔ مسجد میں بھیک مانگنا حرام ہے نیز کسی مانگنے والے کی مدد کرنا اور کسی گمشدہ چیز کو تلاش کرنا بھی منع ہے۔

مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں یا دریوں پر یا ان کے نیچے ناک کی رینٹھ، تھوک یا میل وغیرہ ڈالنا ناجائز ہے۔ ناپاک حالت میں مسجد میں جانا سخت گناہ ہے۔ مسجد کے آداب کا اس حد تک خیال رکھنا چاہیے کہ وہاں اعضائے وضو کا پانی نہ گرنے پائے اور نہ ہی کوئی نماز باجماعت میں شامل ہونے کے لیے وہاں دوڑے۔

## جماعت کا بیان

وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (سورہ بقرہ آیت نمبر 43)

ترجمہ:۔ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے۔ (ترجمہ از کنز الایمان شریف)

حضور ﷺ نے فرمایا:۔

نماز باجماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے (بخاری و مسلم)

### جماعت کے چند ضروری مسائل یہ ہیں:

**مسئلہ:۔** مرد عاقل و بالغ، آزاد، قادر (غیر مجبور) پر جماعت واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے ولا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرنے والا مردود الشہادات اور اس کو سزا دی جائے گی اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ گنہگار ہوں گے۔ (در مختار)



**مسئلہ:۔** مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو، اپاہج جس کا پاؤں کٹ گیا ہو، جسے فالج ہو گیا ہو۔ اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔ آندھی، سخت سردی، سخت اندھیرا، سخت بارش، شدید کیچڑ حائل ہونا، مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ ہے۔ قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگدست ہے۔ ظالم کا خوف، پاخانہ، پیشاب یا ریاح کی حاجت شدید ہے۔ کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہے، گاڑی چلے جانے کا اندیشہ ہے۔ مریض کی تیمارداری کر رہا ہو کہ اس کے جماعت کے لیے جانے سے اسے تکلیف ہو گی اور وہ گھبرائے گا۔ یہ سب جماعت کے لیے عذر ہیں۔ (در مختار)

**مسئلہ:۔** والدین جماعت سے منع کریں تو نہ رکے بلکہ جماعت سے ضرور پڑھے۔

## مسبوق کے مسائل

وہ نمازی جو ایک رکعت یا ایک سے زائد رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اسے مسبوق کہتے ہیں۔ جب امام نماز پوری کر کے سلام پھیرے اس وقت مسبوق سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو کر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں ادا کرے۔

اگر مسبوق نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا تو نیت کر کے سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہے پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔ اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا رکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہو گی۔ اگر امام کو رکوع میں پالیا تو اسے رکعت مل گئی اور اگر امام نے رکوع سے سر اٹھالیا تو یہ رکعت بعد میں ادا کرے۔

اگر پہلی رکعت کے رکوع کے بعد یا دوسری رکعت میں جماعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور چھوٹی سورۃ پڑھ کر چھوٹی ہوئی پہلی رکعت مکمل کر کے قعدہ کرے اور نماز پوری کرے۔

اگر چار رکعت نماز کی تیسری رکعت میں شریک ہوا تو بعد میں دو رکعتیں مکمل طور پر پڑھے یعنی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورۃ بھی پڑھے۔

اگر چار رکعت نماز میں تیسری رکعت کے رکوع کے بعد اور چوتھی رکعت کے رکوع سے پہلے شامل ہوا تو گویا اس کی تین رکعتیں رہ گئیں۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کرے جو دراصل اس کی دوسری رکعت ہے اس لیے اس رکعت کے بعد قعدہ کرے اور صرف تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ اب چھوٹی ہوئی دوسری رکعت میں (جو دراصل اس کی تیسری رکعت ہے)، سورۂ فاتحہ کے بعد سورت بھی پڑھے اور یہ رکعت پوری کر کے کھڑا ہو جائے پھر اپنی چھوٹی ہوئی تیسری رکعت پڑھے جس میں صرف تسمیہ اور سورۂ فاتحہ پڑھے، آخر میں قعدہ کر کے سلام پھیر لے۔

مسبوق کو چاہیے کہ امام کے اول سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ دوسرے سلام کا انتظار کرے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدۂ سہو تو نہیں کرنا ہے۔ اگر اس نے بھول کر امام کے بالکل ساتھ ساتھ سلام پھیر دیا تو سجدۂ سہو نہیں اور اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا، یہ کھڑا



ہو کر بقیہ نماز پوری کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔

## نمازِ جمعہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۂ جمعہ آیت نمبر 9)

**ترجمہ:** اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو، اور خرید و فروخت چھوڑ دو تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (ترجمہ از کنزالایمان شریف)

جمعہ کی نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام ہے اور اس کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔

### شرائطِ جمعہ:

جمعہ کی نماز کے لیے چند شرطیں ہیں کہ ان کا ہونا ضروری ہے۔ اگر ایک شرط بھی مفقود ہو گئی تو جمعہ نہ ہو گا جس جگہ کوئی شرط مفقود ہو وہاں ظہر کی نماز پڑھی جائے گی۔

1۔ شہر ہو یا شہر کے قائم مقام وہ گاؤں ہو جو اپنے علاقے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہو۔

2۔ ظہر کا وقت ہو۔

3۔ نماز سے پہلے خطبہ ہو۔

4۔ جماعت ہو کہ بلا جماعت جمعہ نہ ہو گا۔

۵۔ عام اجازت ہو۔

## جن پر جمعہ فرض ہے :

ہر مسلمان جو آزاد، بالغ، عقلمند، تندرست اور مقیم ہے اس پر جمعہ فرض ہے۔

## جن پر جمعہ فرض نہیں :

عورت غلام و قیدی، نابالغ، مخبوط الحواس، بیمار، اپاہج، تیمار دار، مسافر، جس کو کسی کا خوف جس کو کسی نقصان کا صحیح اندیشہ ہو ان پر جمعہ فرض نہیں۔ ہاں اگر مسافر، مریض اور عورتیں نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہو گی اور ظہر ان کے ذمے سے ساقط ہو جائے گی۔

## جمعہ کے ضروری مسائل :

مسئلہ :۔ جمعہ کے دن غسل کرنا سنت اور اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، ناخن کاٹنا، مسواک کرنا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے۔

مسئلہ :۔ جمعہ کے دن تلاوت قرآن بالخصوص سورۂ کہف پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ :۔ جو چیزیں نماز میں حرام ہیں وہ خطبہ میں بھی حرام ہیں۔ مثلاً کھانا پینا، سلام و کلام وغیرہ کرنا، یہاں تک کہ امر بالمعروف کرنا۔ سب حاضرین پر خطبہ سننا اور چپ رہنا فرض ہے ہاں خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے۔

مسئلہ :۔ خطیب نے کوئی دعائیہ کلمہ کہا تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع



ہے۔ دو خطبوں کے درمیان بغیر ہاتھ اٹھائے دل میں نیک دعا کرنا افضل ہے۔

مسئلہ :۔ جمعہ کی نماز کے بعد مدینہ طیبہ کی طرف رخ کر کے 80 مرتبہ درود شریف پڑھنا بہت زیادہ فضیلت کا باعث ہے۔

مسئلہ :۔ جمعہ کے دن قبرستان جانا بھی مستحب ہے۔

## نماز عیدین :

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ (سورہ بقرہ آیت نمبر 185)

ترجمہ :۔ روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو یعنی تکبیریں کہو۔

(ترجمہ از کنز الایمان شریف)

اور فرمایا :۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (سورۂ کوثر آیت نمبر 2)

اور تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (ترجمہ از کنز الایمان شریف)

عیدین کی نماز واجب ہے۔ اور یہ انہی پر واجب ہے جن پر جمعہ فرض ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں۔ بس اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ ان دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے مگر عید الفطر میں کچھ دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ ان نمازوں کے ادا کرنے کا طریقہ عام نمازوں کی طرح ہی ہے سوائے یہ کہ عیدین کی نمازوں میں چھ تکبیریں زائد ہیں۔

## طریقہ نمازِ عید

پہلے نیت کرے دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ واجب مع زائد چھ
تکبیروں کے واسطے اللہ تعالیٰ کے موٗنھ میرا کعبۃ اللہ شریف کی طرف پیچھے اس
امام کے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر ثناء
پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر ہاتھ
اٹھائے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ
لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے اس کے بعد دوسرے اور تیسری تکبیر میں ہاتھ
لٹکائے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لے اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں قیام میں تکبیر
کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ
لٹکائے جائیں اور پھر امام اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد اور سورۃ جہر کے ساتھ
پڑھے پھر رکوع کرے۔ دوسری رکعت میں پہلے الحمد اور سورۃ پڑھے پھر تین بار
کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے
اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور دوسری نمازوں کی طرح نماز پوری کرے۔

### عید کے مستحبات :

حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، مسواک و غسل کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا عید
گاہ کو پیدل جانا، راستہ میں تکبیر کہتے ہوئے جانا، دوسرے راستے سے واپس آنا۔
عید الفطر میں نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا کوئی میٹھی چیز کھانا کھجوریں ہو تو
طاق یعنی تین، پانچ، سات کھانا بہتر ہے۔ نماز کے بعد آپس میں ملنا، مصافحہ و



**معانقہ کرنا، مبارک باد دینا۔**

**مسئلہ :۔ نماز جمعہ اور عیدین میں بھی فجر کی نماز کی طرح اگر سلام سے پہلے
وقت نکل گیا تو ادا نہ ہوئیں۔ (بہار شریعت)**

### کلمات تکبیر :

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط
وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر جماعتِ مستحبہ کے فوراً بعد یہ
تکبیر ایک بار کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے۔ اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں۔ نیز
بلا جماعت تنہا نماز پڑھنے والوں کو بھی ان دونوں میں یہ تکبیر کہنا افضل ہے۔

### نماز جنازہ

وَلاَ تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا (سورۂ توبہ آیت نمبر 84)

ترجمہ :۔ ان (کفار و منافقین) میں کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا
(ہاں مومنوں کی پڑھنا) (ترجمہ از کنزالایمان)

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر چند
آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو گئی ورنہ سب گنہگار ہوں گے جن
کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے۔ اس کے لیے جماعت شرط نہیں ایک آدمی بھی پڑھ
لے تو فرض ادا ہو گیا۔ اس کی فرضیت سے انکار کفر ہے۔ اس کے دو رکن ہیں

(۱) چار بار تکبیر کہنا (۲) کھڑے ہو کر پڑھنا اور اس کی تین سنتیں ہیں۔ (۱) اللہ کی حمد و ثناء کرنا (۲) نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا (۳) میت کے لیے دعا کرنا۔

مسئلہ :۔ نمازی کا میت کے سامنے ہونا ضروری ہے غائب کی نماز نہیں۔

## طریقہ نماز :

پہلے نیت اس طرح کرے کہ نیت کی میں نے نماز جنازہ واسطے اللہ تعالیٰ کے اور دعا واسطے حاضر میت کے موتھ میرا کعبہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے اس کے بعد امام و مقتدی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء پڑھیں وَتَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور وہی نماز والا درود شریف پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور دعا پڑھیں۔ مقتدی تکبیریں آہستہ کہے اور امام زور سے۔

## بالغ مرد و عورت کی دعا :

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثٰنَا ط اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط



ترجمہ :۔ الٰہی بخش دے ہمارے زندہ کو اور ہمارے متوفی کو اور ہمارے حاضر کو اور ہمارے غائب کو اور ہمارے چھوٹے کو اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد کو اور ہماری عورت کو الٰہی ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

## نابالغ لڑکے کی دعا :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ط

ترجمہ :۔ الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لیے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے اور وہ جس کی سفارش کرے منظور ہو جائے۔

## نابالغ لڑکی کی دعا :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً ط

ترجمہ :۔ الٰہی اس (لڑکی) کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لیے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام

آنیوالی بنادے اور اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والی بنادے اور وہ جس کی سفارش کرے منظور ہو جائے۔

دعا کے بعد تکبیر کہے اور ہاتھ لٹکادیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں

نماز جنازہ کے چند ضروری مسائل یہ ہیں۔

**مسئلہ** :۔ جس کو نماز جنازہ کی دعا یاد نہ ہو وہ دعا کی نیت سے سورۂ فاتحہ پڑھ لے۔

**مسئلہ** :۔ جنازہ کو کندھا دینا عبادت اور بہت اجر و ثواب ہے۔ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ موتھ دیکھ سکتا ہے۔ محض غلط ہے صرف نہلانے اور بلا حائل بدن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔ عورت اپنے شوہر کو غسل بھی دے سکتی ہے۔

**مسئلہ** :۔ نماز جنازہ اس میت کی ہے جو زندہ پیدا ہوا ہو پھر مر گیا ہو۔ جو مرا ہوا پیدا ہوا اسکی نماز نہیں۔ چہ اگر مردہ پیدا ہوا تو اس کو غسل اور کفن بطریق مسنون نہ دیا جائے بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔

**مسئلہ** :۔ بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت سے لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں اگر جوتے پہنے پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر جوتے پر کھڑے ہو کر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔

**مسئلہ** :۔ جو پیدائشی مجنون (پاگل) ہو یا بالغ ہونے سے پہلے مجنون ہو گیا ہو کہ اسی جنون کے عالم میں موت واقع ہو گئی تو نابالغ کی دعا پڑھیں گے۔



**مسئلہ** :۔ اگر کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھی گئی ہو یا کسی بد مذہب (وہابی دیوبندی وغیرہ) نے نماز جنازہ پڑھا دی ہو تو معلوم ہونے پر تین دن کے اندر اندر اس کی قبر پر جاکر نماز جنازہ پڑھ لی جائے۔ تین دن کے بعد اگر پتہ چلے تو اب نماز نہ ہوگی اور تمام لوگ گنہگار ہوں گے۔ پس چاہیے کہ نماز جنازہ پڑھانے والا امام صحیح العقیدہ سنی، باشرع اور متقی ہی ہو نیز اقتداء بھی ہمیشہ سنی مسلمان کی ہی کرنا چاہیے۔ چاہے نماز جنازہ ہو۔

## نماز تراویح

رمضان المبارک کی راتوں میں تراویح سنت ہے اور اس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد اور وتر سے پہلے ہے۔ تراویح مرد اور عورت دونوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔ اس کی بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ ہیں۔ ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام کرنا اور یہ تسبیح پڑھنا مستحب ہے۔

**تسبیح تراویح :**

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَ الْعَظْمَةِ وَ الْهَيْبَةِ وَ الْقُدْرَةِ وَ الْكِبْرِيَآءِ وَ الْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَ لَا يَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ

الرُّوۡحِ ط اَللّٰھُمَّ اَجِرۡنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیۡرُ یَا مُجِیۡرُ یَا
مُجِیۡرُ ط اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ ط

ترجمہ :۔ پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات جو ملک اور بادشاہت والا ہے۔
پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات جو عزت والا اور عظمت والا اور
ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا اور سطوت والا ہے۔
پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات جو بادشاہ ہے زندہ رہنے والا کہ نہ
اس کے لیے نیند اور نہ موت ہے وہ بے انتہا پاک ہے بے انتہا
مقدس ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار
ہے۔ الٰہی! ہمیں آگ سے بچانا۔ اے آگ سے بچانے والے۔
اے پناہ دینے والے۔ اے نجات دینے والے۔ صلوۃ وسلام
ہو اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر۔

## نماز تراویح کے چند ضروری مسائل یہ ہیں :۔

مسئلہ :۔ نابالغ کے پیچھے بالغان کی تراویح درست نہیں ہوگی۔

مسئلہ :۔ حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھوانا ناجائز ہے۔ بغیر طے وگفتگو وغیرہ کئے بطور نذرانہ کچھ دیا جائے تو جائز ہے۔

مسئلہ :۔ جس نے فرض جماعت سے نہیں پڑھے وہ وتر بھی جماعت سے نہ پڑھے بلکہ تنہا پڑھے۔ اگر کسی نے پڑھ لی تو ہو گئی لیکن اس طرح نہیں کرنا چاہیے۔



مسئلہ :۔ تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے بلکہ بعض فقہا کے نزدیک ہوگی ہی نہیں (درمختار)

مسئلہ :۔ مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے اور جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :۔

وَ اِذَا قَامُوۡۤا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوۡا کُسَالٰی (سورۃ النساء آیت نمبر 142)

یعنی :۔ اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے۔ (ترجمہ از کنزالایمان شریف)

## قضا نمازیں :۔

جو نماز وقت پر نہ پڑھی جائے وہ قضا ہے اور بلا عذر شرعی فرض و وتر قضا کرنا سخت گناہ ہے قضا کرنے والے پر فرض ہے کہ اس نماز کو وقت گزرنے کے بعد قضاء کی نیت سے پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے قضا نماز کے چند ضروری مسائل یہ ہیں۔

مسئلہ :۔ قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں۔ عمر میں جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا۔ مگر طلوع و غروب آفتاب اور ضحوۂ کبریٰ کے وقت جائز نہیں کہ ان اوقات مکروہ میں نماز جائز نہیں۔

مسئلہ :۔ جس کے ذمہ کئی سال کی نماز قضا ہو تو اس کی ادئیگی کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر روز کی نماز کی بیس رکعتیں قضا کرلے۔ دو فرض فجر کے، چار فرض ظہر،

چار فرض عصر، تین مغرب، چار عشاء کے اور تین وتر۔اور یہ بھی جائز ہے کہ قضاء
نمازوں کا حساب جوڑ کر پہلے تمام فجر کی نمازیں پھر ظہر اور اسی طرح عصر، مغرب،
عشاء اور وتر کی نمازیں قضا کرے۔اگر قضا نماز کی صحیح تعداد و پتہ نہیں تو گمان غالب
کرے اور اتنی ہی پڑھ لے۔قضا نماز میں یوں نیت کرنی ضروری ہے۔ نیت کی میں
نے سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فجر کی جو مجھ سے قضا ہوئی یا پہلی یا پچھلی ظہر کہ جو
مجھ سے قضا ہوئی اور ابھی تک میں نے اسے ادا نہیں کیا۔اس طرح ہر نماز میں یہی
نیت کرے اور جس پر قضا نمازیں کثرت سے ہیں وہ آسانی کے لیے اگر یوں بھی ادا
کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْعَظِيْم، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے دوسری
تخفیف یہ ہے کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط
سبحان اللہ تین بار کہہ کر رکوع کرے۔ مگر وتر کی تینوں رکعت میں الحمد اور سورۃ
دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ ہے کہ التحیات کے بعد دونوں
درود شریف اور دعا کی جگہ صرف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ
کہہ کر سلام پھیر دے۔چوتھی تخفیف یہ کہ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت
کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک یا تین بار رَبِّ اغْفِرْلِيْ کہے۔(احکام شریعت)

مسئلہ :۔ قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں۔ضروری ہے کہ جس وقت نفل
پڑھنا ہے انھیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا نمازیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو
جائے۔البتہ تراویح اور سنت مؤکدہ نہ چھوڑے۔(بہار شریعت)



مسئلہ :۔ بعض لوگ شب قدر اور جمعۃ الوداع میں چار رکعت باجماعت
قضائے عمری کی نیت سے پڑھ کر سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی نمازیں ادا ہو گئیں یہ
باطل محض ہے۔(بہار شریعت)

مسئلہ :۔ اگر کسی شخص کے ذمہ قضا نمازیں باقی ہیں تو اس کے ولی کو چاہیے کہ
میت کی طرف سے بطور احسان ایک قضا نماز کے عوض ایک فدیہ (فطرہ کی رقم)
صدقہ کرے اور اگر میت نے مال چھوڑا ہے اور وصیت بھی کی ہے تو تہائی مال سے
(جس کا میت کو وصیت کا اختیار ہوتا ہے)قضا نمازوں کے عوض صدقہ کرے۔
(بہار شریعت)

## نماز مسافر (نماز قصر):

مسافر وہ شخص ہے جو کم از کم ساڑھے ستاون میل سفر کے ارادے سے اپنی بستی
سے باہر نکل چکا ہو۔اس پر واجب ہے کہ چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرے
یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز
ہے۔نماز مسافر کے چند ضروری مسائل یہ ہیں۔

مسئلہ :۔ مسافر نے سہواً یا قصداً چار رکعتیں پڑھیں اور دو کے بعد قعدہ کر لیا تو
فرض ادا ہو جائے گا اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ مگر قصداً چار پڑھنے والا
سخت گنہگار ہے اس کی توبہ لازم ہے۔

مسئلہ :۔ اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو چار ہی پڑھے گا اور مقیم

مسافر کے پیچھے نماز پڑھے گا تو امام کے سلام کے بعد وہ اپنی بقیہ دو رکعتیں پوری کرے گا مگر ان دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھے گا بلکہ بقدر سورۂ فاتحہ کے خاموش کھڑا رہے گا اور باقی ارکان معمول کے مطابق ادا کرے گا۔

مسئلہ :۔ مسافر جب تک واپس اپنی بستی میں نہ آئے مسافر ہے اور جس شہر یا بستی میں جائے اگر وہاں پندرہ روز سے کم رہنے کی نیت ہو تو قصر پڑھے۔ اگر پندرہ روز سے زیادہ رہنے کی نیت ہو تو پوری پڑھے۔

مسئلہ :۔ قصر صرف چار رکعت والے فرضوں میں ہے۔ سنت و وتر میں قصر نہیں۔ سفر میں سنتیں مکمل پڑھی جائیں۔ مسافر کو چار رکعت والے فرضوں میں قصر کرنا واجب ہے جبکہ 2 اور 3 رکعت فرضوں والی نماز میں کوئی قصر نہیں ہو گی۔

## نفل نمازوں کا بیان

فرض نمازوں کے علاوہ نور مجسم ﷺ نفل نمازوں کا بھی اہتمام فرماتے تھے۔ حدیث پاک میں نوافل کی کثرت کو قرب الٰہی پانے کا ذریعہ فرمایا گیا ہے۔ سنت اور نفل گھر میں پڑھنا افضل ہے البتہ تراویح، تحیۃ المسجد اور سفر سے واپسی کے دو نفل مسجد میں پڑھنا بہتر ہے۔ اگر گھر میں کام کی مشغولیت کے باعث نوافل چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو یا گھر میں دل نہ لگے تو مسجد ہی میں نوافل پڑھ لیے جائیں۔ آقا و مولی ﷺ نے بعض خاص مواقع پر جو نوافل پڑھنے کی تعلیم دی ہے انہیں اختصار سے بیان کیا جا رہا ہے۔



### نماز تحیۃ الوضو :

وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے یونہی غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے، "جو شخص اچھے طریقے سے وضو کر کے ظاہری اور باطنی توجہ کے ساتھ یعنی اخلاص سے دو رکعت نماز پڑھ لیا کرے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے"۔

### نماز تحیۃ المسجد :

مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے اور بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھے۔ اگر فرض یا واجب یا سنت نماز ادا کر لی تو تحیۃ المسجد ادا ہو گئی اگرچہ اس کی نیت نہ کی ہو۔ اگر کوئی مکروہ وقت میں مسجد میں آئے تو وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ ذکر الٰہی اور درود شریف میں مشغول ہو جائے، مسجد کا حق ادا ہو جائے گا۔

### نماز اوّابین :

نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے یہ دو دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے انہیں صلوۃ الاوابین کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں پڑھنے کی بھی ترغیب دی ہے۔

تمام نفل نمازیں بلا عذر بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں دو گنا ثواب ہے۔

### نماز توبہ :

انسان خطا کار ہے لیکن جب بھی اس سے کوئی گناہ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ فورا

اپنے رحیم و کریم رب کی بارگاہ میں ندامت ظاہر کر کے اور اپنے گناہ کی معافی مانگنے کے لیے دو رکعت نفل نماز پڑھے، یہ مستحب ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، جب کسی سے گناہ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وضو کر کے دو نفل ادا کرے اور رب کریم سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

## نماز اشراق :

اس کا وقت سورج کے طلوع ہونے کے بیس (۲۰) منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔ اس نماز کی بڑی فضیلت ہے حدیث میں ہے جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

## نماز چاشت :

اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک ہے۔ اس نماز کی بھی بہت ہی فضیلت ہے۔ ہمیشہ پڑھنے والے کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور اس کے واسطے جنت میں سونے کا محل ہوگا۔ اس نماز کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ افضل بارہ ہیں۔

## نماز تسبیح :۔

اس نماز کا بے انتہا اجر و ثواب ہے۔ پوری عمر میں کم از کم ایک بار ضرور پڑھنا چاہئے اس کی چار رکعتیں ہیں۔ مکروہ وقت کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے



کہ ظہر سے پہلے پڑھے اسکا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھے۔ ثناء کے بعد پندرہ بار یہ کلمہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ط پھر تعوذ اور تسمیہ، فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دس بار یہی کلمہ پڑھے۔ پھر رکوع کی تسبیح کے بعد دس بار، پھر رکوع سے اٹھ کر تسمیع و تحمید کے بعد دس بار یہی کلمہ پڑھے پھر سجدے میں جا کر سجدے کی تسبیح کے بعد دس بار، پھر سجدے سے اٹھ کر جلسہ میں دس بار پھر دوسرے سجدے میں تسبیح کے بعد دس بار پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ بار پھر سورۃ کے بعد دس بار۔ اسی ترتیب سے چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں پچھتر بار اور چاروں رکعت میں تین سو بار یہ کلمہ پڑھا جائے گا۔

مسئلہ :۔ اگر سجدۂ سہو واجب ہو تو ان دونوں میں صرف سجدہ کی تسبیح پڑھیں گے اور اگر کسی جگہ بھول کر کم تسبیحات پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لیں تاکہ تسبیحات کی تعداد پوری ہو جائے۔

## نماز حاجت :

کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ط لاَ تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلاَّ غَفَرْتَهٗ وَ لاَ هَمًّا اِلاَّ فَرَّجْتَهٗ وَ لاَ حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلاَّ قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o

ترجمہ :۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حکیم و کریم ہے۔پاک ہے اللہ عرش عظیم کا مالک اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے وہ سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے ذرائع طلب کرتا ہوں اور نیکی کا حصول اور ہر گناہ سے سلامتی مانگتا ہوں اے اللہ میرے کوئی گناہ نہ چھوڑ بغیر بخشے اور کوئی غم بغیر دور کئے اور کوئی حاجت جو تیری رضا کے موافق ہے بغیر پورا کئے اے سب مہربانوں سے مہربان۔

یا یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ ط يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِیْ ط اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ ط

ترجمہ :۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ



ہوتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کے جو رحمت والے نبی ہیں۔یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کی ہے تاکہ پوری ہو۔اے اللہ ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

**نماز استخارہ :۔**

**استخارہ کا مطلب** اللہ سے ایک طرح کی بھلائی طلب کرنا ہے۔یعنی جب کسی اہم کام کا قصد کرے تو اس کے کرنے سے پہلے استخارہ کرے۔استخارہ کرنے والا گویا اللہ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے کہ اے عالم الغیوب! میری رہنمائی فرمادے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں؟

**طریقۂ استخارہ :۔** دو رکعت نماز کی نیت کر کے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور سلام پھیر کر یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ ط فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لاَ اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لاَ اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوْبِ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَ مَعَاشِیْ

وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ط

ترجمہ :۔اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ سے طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں۔ کیوں کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ امر (جس کا میں قصد و ارادہ رکھتا ہوں) میرے دین و ایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار۔ دنیا و آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر کردے اور میرے لیے آسان کردے پھر اس میں میرے واسطے برکت دے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے میرے دین و ایمان میری زندگی اور میرے انجام کار دنیا و آخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لیے مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کردے۔



نوٹ :۔دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو جائے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے۔اس سے بچے۔(رد المحتار) یا پھر اس وقت تک روز استخارہ کرتا رہے جب تک دل ایک طرف پوری طرح جم نہ چکا ہو۔(بہار شریعت)

## صلوٰۃ الاسرار :۔

حاجت پوری ہونے کے لیے نماز اسرار بھی نہایت مؤثر ہے۔ اگر کسی جائز مقصد کے لیے صدق نیت سے یہ نماز پڑھی جائے تو اس سے ان شاء اللہ عزوجل وہ مقصد ضرور پورا ہوگا۔ اس نماز کو نمازِ غوثیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ نماز بے شمار علماء و مشائخ سے منقول ہے اس نماز کے راوی خود حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

نمازِ غوثیہ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مغرب کی نماز کے تین فرض اور سنتیں پڑھ کر دو رکعت نفل ادا کرے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد اللہ کی حمد و ثناء کرے۔ پھر سرکار مدینہ ﷺ پر گیارہ بار درود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ وَ اَمْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ط

ترجمہ :۔ یا رسول اللہ ﷺ یا نبی اللہ ﷺ میری فریاد کو پہنچیے اور میری مدد کیجیے! میری حاجت پوری کرنے میں اے تمام حاجتوں کو پوری کرنے والے۔

پھر عراق شریف بغداد معلّٰی کے جانب گیارہ قدم چلیں ہر قدم پر یہ کہیں :۔

یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَ یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ

ترجمہ :۔ اے جن وانس کے فریاد رس اور اے (ماں اور باپ دونوں طرف سے بزرگ )! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری کرنے میں اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔

پھر سرکار کریم علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ سے دعا کریں۔

(بہار شریعت بحوالہ بہجۃ الاسرار)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اس نماز دوگانہ کے بارے میں فرماتے ہیں :۔

حسن نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

(حدائق بخشش)

## نماز تہجد و صلوۃ الیل :۔

عشاء کی نماز کے بعد رات کو سو کر اٹھنے کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے تہجد کہتے ہیں۔ اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ اس کی تعداد کم از کم دو رکعتوں سے لے کر بارہ رکعتوں تک ہے۔ جو عشاء کی نماز کے بعد سونے سے قبل پڑھی جائے اسے صلوۃ الیل کہتے ہیں فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔



## نماز کی روح اور حقیقت کا بیان

اے عزیز! جان کہ یہ جو کچھ بیان ہوا نماز کی صورت و قالب کا بیان تھا۔ اس صورت کی ایک حقیقت ہے وہ نماز کی روح ہے۔ غرض یہ کہ ہر نماز اور ذکر کے لیے ایک روح خاص ہے۔ اگر اصل روح نہ ہو تو نماز مردہ انسان کی مانند بے جان بدن ہے اور اگر اصل روح تو ہو لیکن اعمال و آداب پورے نہ ہوں تو نماز اس آدمی کی طرح ہے جس کی آنکھیں نکل گئی ہوں۔ ناک کان کٹے ہوں اور اگر نماز کے اعمال تو پورے ہوں لیکن روح اور حقیقت نہ ہو تو وہ نماز ایسی ہے جیسے کسی شخص کی آنکھ تو ہو لیکن بصارت نہ ہو۔ کان تو ہوں سماعت نہ ہو۔ نماز کی اصل روح یہ ہے کہ اول سے آخر تک خشوع و حضور قلب رہے اس لیے کہ دل کو حق تعالیٰ کے ساتھ راست و درست رکھنا اور یاد الٰہی کو کمال تعظیم ہیبت سے تازہ رکھنا نماز سے مقصود ہے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ نماز پڑھا کر میری یاد کے لیے۔

اور رسول مقبول علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کو نماز سے رنج و تھکاوٹ کے سوا کچھ نصیب نہیں ہوتا۔ اور یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ فقط بدن سے نماز پڑھتے ہیں۔ دل غافل رہتا ہے اور آنحضرت علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کی نماز کا فقط چھٹا حصہ یا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے یعنی اس قدر نماز لکھی جاتی ہے۔ جس میں حضور قلب موجود ہو اور آپ نے فرمایا ہے کہ نماز اس طرح پڑھنا چاہیے جس طرح کوئی کسی کو رخصت کرتا ہے۔

یعنی نماز میں اپنی خودی اور خواہش بلکہ ماسویٰ اللہ کو دل سے رخصت کر دے اور اپنے آپ کو بالکل نماز میں مصروف کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول مقبول ﷺ مصروف گفتگو ہوتے تھے۔ جب نماز کا وقت آتا تو آپ مجھے نہیں پہچانتے تھے نہ میں آپ کو یعنی نماز کا وقت آتے ہی معبود برحق کی عظمت و ہیبت ہمارے ظاہر و باطن پر طاری ہو جاتی تھی اور حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جس نماز میں دل حاضر نہ ہو۔ حق تعالیٰ اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں۔ جناب خلیل اللہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم جب نماز پڑھتے تھے تو دو میل سے ان کے دل کا جوش سنائی دیتا تھا اور ہمارے رسول حضرت سلطان الانبیاء علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم جب نماز شروع کرتے تو آپ کا دل حق منزل اس طرح جوش کھاتا جس طرح پانی بھری ہوئی تانبے کی دیگ آگ پر جوش کھاتی اور آواز دیتی ہے۔ شیر خدا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جب نماز کا قصد کرتے تو آپ کے بدن میں کپکپی طاری ہو جاتی رنگ متغیر ہو جاتا اور فرماتے تھے کہ وہ امانت اٹھانے کا وقت آیا۔ جسے ساتوں زمین و آسمان نہیں اٹھا سکے۔ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے نماز میں خشوع حاصل نہ ہو اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے جو نماز حضور قلب کے ساتھ ادا نہ ہو وہ عذاب کے زیادہ نزدیک ہے۔ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز میں قصداً دیکھے کہ اس کے دائیں بائیں کون کھڑا ہے اس کی نماز نہ ہوگی۔ حضرت امام



اعظم ابو حنیفہ کوفی، حضرت امام شافعی اور اکثر علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے اگرچہ کہا ہے کہ پہلی تکبیر کے وقت دل حاضر اور فارغ ہو تو نماز درست ہو جاتی ہے لیکن بضرورت یہ فتویٰ دیا ہے کیونکہ لوگوں پر غفلت غالب ہے اور یہ کہا کہ نماز درست ہو جاتی ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ ترک نماز کے جرم سے بچ گیا۔ لیکن زاد آخرت وہی نماز ہو سکتی ہے۔ جس میں دل حاضر ہو۔ حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھے اور فقط تکبیر اول کے وقت اس کا دل حاضر ہو تو بھی امید ہے کہ بالکل نماز نہ پڑھنے والے کی نسبت اس کا حال قیامت کے دن بہتر ہوگا۔ لیکن یہ کھٹکا بھی ہے کہ اس کا حال بہتر ہونے کی جائے بدتر ہو کیونکہ جو شخص سستی کے ساتھ حاضر خدمت ہو اس پر اس شخص کی نسبت جو بالکل حاضر ہی نہ ہو زیادہ شدت اور سختی ہوتی ہے۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا ہے کہ جو نماز بے حضور ہے۔ وہ عقوبت و سزا کے بہت زیادہ نزدیک اور ثواب سے دور ہے۔ بلکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو نماز کو حجابات اور بے محل خیالات سے محفوظ نہ رکھے اس کو نماز سے خدا سے دوری کے سوا کچھ فائدہ نہیں۔ اے عزیز! ان آیات اور اقوال سے تجھے یہ معلوم ہوا کہ کامل و جاندار وہی نماز ہے جس میں اول سے آخر تک دل حاضر رہے اور جس نماز میں فقط تکبیر اولیٰ کے وقت دل حاضر ہو۔ اس نماز میں رمق بھر سے زیادہ روح نہیں ہوتی وہ نماز اس بیمار کے مثل ہے جو دم بھر کا مہمان ہو۔

(ماخوذ از کیمیائے سعادت، مصنف امام غزالی علیہ الرحمہ)

## تلاوت قرآن :

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے، "قرآن سے جو میسر آئے پڑھو"۔ دوسری جگہ فرمایا

،"جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور چپ رہو اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ"۔

ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلّف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے جبکہ سورۂ فاتحہ اور کوئی چھوٹی سورت یا اس کی مثل تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت زبانی یاد کرنا واجب ہے۔ فقہ کے مسائل جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زائد فقہ سیکھنا پورا قرآن پاک حفظ کرنے سے افضل ہے۔

قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے، دیکھنا بھی اور اس کا چھونا بھی، اور یہ سب عبادت ہے۔ مستحب یہ ہے کہ باوضو، قبلہ رو، صاف لباس پہن کر تلاوت کرے۔ تلاوت کے شروع میں اعوذ باللہ پڑھنا اور بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ اگر سورۃ کی ابتداء ہو تو بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ اگر تلاوت کے دوران کوئی دنیاوی کام کرلے تو تعوذ و تسمیہ پھر پڑھے۔

لیٹ کر تلاوت کرنا جائز ہے بشرطیکہ پاؤں سمیٹے ہوئے ہو، یوں ہی چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جبکہ دل غافل نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔ جب بلند آواز سے تلاوت کی جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے۔ قرآن مجید سننا تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔

مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے قرآن پڑھیں تو یہ حرام ہے۔ اکثر قرآن خوانی میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے۔ جب زیادہ لوگ پڑھنے والے ہوں تو انہیں چاہیے کہ آہستہ تلاوت کریں البتہ اتنی آواز ضرور ہو کہ اگر وہاں آواز سننے میں کوئی رکاوٹ مثلاً شور وغیرہ نہ ہو تو پڑھنے والا خود اپنی آواز سن سکے۔



قرآن مجید (حفظ یا ناظرہ) پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے وہ قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا اور قرآن مجید میں ہے کہ ایسا شخص اندھا ہو کر اٹھے گا۔ قرآن کریم حفظ کرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والوں کو نہ صرف جنت عطا ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ان دس اہل خانہ کے متعلق ان کی سفارش قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

## مسنون دعائیں :۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (سورۃ المومن آیت نمبر 60)

ترجمہ :۔ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔(ترجمہ از کنزالایمان شریف)

## قبولیت دعا کب اور کیسے :

حضور ﷺ نے فرمایا :۔

☆ ایک شخص طویل سفر میں ہے، پراگندہ حال، غبار آلود دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے۔ اے رب! مگر اس کی خوراک حرام ہے۔ اسکا پینا حرام ہے اور اس کا لباس حرام کا ہے۔ حرام غذا سے نشو نما پا رہا ہے۔ بھلا ایسے شخص کی دعا کیونکر سنی جائے گی۔ (مسلم)

☆ اللہ تعالیٰ غافل اور بے حضوروں کی دعا قبول نہیں کرتا (ترمذی)

☆ جو آدمی بھی اللہ سے دعا مانگتا ہے اللہ اس کی دعا قبول کرتا ہے پس

دنیا کے اندر اس کا اثر ظاہر کر دیتا ہے یا آخرت کے لیے اس کا اجر محفوظ کر دیتا ہے یا دعا کی مقدار اسکے گناہ دور کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا جلدی نہ کرے۔ (ترمذی)

## ذہن اور حافظہ تیز کرنے کے لیے :

۱۔ ہر نماز کے بعد سیدھا ہاتھ سر پر رکھ کر ۱۱ مرتبہ یَا قَوِیُّ پڑھنے سے حافظہ تیز ہو جاتا ہے۔

۲۔ روزانہ ۲۲ مرتبہ یَا عَلِیْمُ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیں۔ صبح شام

۳۔ سبق پڑھنے سے پہلے تین بار یہ دعا پڑھیں رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ؕ

ترجمہ :۔ پروردگار میرے علم میں زیادتی فرما۔

## جب گھر سے نکلے :

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ

اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا

## جب مسجد میں داخل ہو :

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے



## جب مسجد سے نکلے :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت مانگتا ہوں۔

## سوتے وقت کی دعا :

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰ

اے اللہ! میں تیرے نام کا ذکر کر کے ہی مرتا اور جیتا ہوں۔

## جب سو کر اٹھے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ؕ

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے ہمیں مارنے (یعنی سونے) کے بعد زندہ (یعنی اٹھایا) کیا اور (ہمیں) اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

## جب بیت الخلاء میں جانا چاہے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

اے اللہ! تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے

## جب بیت الخلاء سے نکل آئے :

غُفْرَانَكَ ...... بخشش چاہتا ہوں تیری۔

یا پھر یہ دعا پڑھے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ط

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اذیت کو مجھ سے دور کیا اور مجھ کو عافیت دی۔

## کھانا کھانے کی دعا :۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اللہ جس کے نام سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی وہ سننے اور جاننے والا ہے۔

## جب کھانا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے :

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ

میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت کے ساتھ کھانا شروع کیا

## کھانے کے بعد کی دعا :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمانوں سے کیا

## جب کسی کے گھر کھائے تو یہ بھی کہے :

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

اے اللہ! کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا۔



## شروع میں بسم اللہ بھول گیا تو یاد آنے پر یہ پڑھے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ

میں نے اس کے اول آخر میں اللہ کا نام لیا۔

## دودھ پی کر یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا خَیْرًا مِّنْهُ

اے اللہ! تو ہمیں اس میں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔

## جب کوئی لباس پہنے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس پہنایا میں اس سے ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زینت کرتا ہوں۔

## سفر کی دعا :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط

سب تعریف اللہ کے لیے ہیں۔ پاک ہے وہ جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں کیا ورنہ ہم اس کو قابو میں کرنے والے نہ تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

## شب قدر وشب برأت کی دعا :

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ ط

اے اللہ بیشک تو معاف کرنے والا، کرم کرنے والا ہے اور معافی کو پسند فرماتا ہے پس مجھ کو معاف فرمادے اے بخشنے والے۔

## حصول علم کے لیے یہ دعا پڑھے :

اَللّٰھُمَّ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اے میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ کر

## کسی مسلمان کو ہنستے دیکھے تو یوں دعا دے :

اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ

اللہ تجھے ہنستا رکھے

## جب قبرستان جائے :

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِالْاَثَرِ

سلام ہو تم پر اے قبروں والو! اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے تم آگے جا چکے ہو اور ہم پیچھے آنے والے ہیں۔



## آئینہ دیکھتے وقت یہ پڑھے :

اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

اے اللہ! تو نے میری صورت کو اچھا بنایا تو میری سیرت کو بھی اچھا کر۔

## جب چاند دیکھے :

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، خیریت، سلامتی دینے والا کر دے اور ہمیں توفیق دے اس (عمل) کی جو تجھے پسند اور مرغوب ہو (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

## جب میت کی خبر سنے یا جب نقصان پہنچے :

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا وَ اَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا ط

بے شک ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔
اے اللہ میں اپنی مصیبت میں تجھ سے ثواب کا امیدوار ہوں پس مجھے اس میں اجر دے اور اس کا بہتر بدلہ دے۔

## جب قرض اور فکر ہو :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡھَمِّ وَالۡحُزۡنِ وَ اَعُوۡذُبِکَ
مِنۡ غَلَبَۃِ الدَّیۡنِ وَ قَھۡرِ الرِّجَالِ ط

اے اللہ میں فکر اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے گھیر لینے اور لوگوں کی سختی سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔

## کسی مسلمان سے یا والدین یا اپنے استاد سے ملیں تو کہیں :

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ وَ مَغۡفِرَتُہٗ

یعنی تم پر سلامتی ہو اللہ کی طرف سے رحمت، برکتیں اور مغفرت ہو۔

## سلام کا جواب یوں دیں :

وَعَلَیۡکُمُ السَّلَامُ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ وَمَغۡفِرَتُہٗ

یعنی تم پر بھی سلامتی ہو اللہ کی طرف سے رحمت، برکتیں اور مغفرت ہو

## اپنے لیے اپنے والدین کے لیے اور مسلمانوں کے لیے یوں دعا کریں :

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِجَمِیۡعِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ
وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ ط

اے اللہ! اے ہمارے رب! مجھے، میرے والدین کو اور تمام مومن مسلمان



مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔

## بازار میں پڑھنے کی دعا :

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَ لَہُ
الۡحَمۡدُ یُحۡیِیۡ وَ یُمِیۡتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ اَبَدًا اَبَدًا ط
ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ ط بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں۔ بڑے جلال اور بزرگی والا ہے اس کے دست قدرت میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

## شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے :

رَبِّ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیۡنِ ۝ وَ اَعُوۡذُبِکَ
رَبِّ اَنۡ یَّحۡضُرُوۡنَ ۝ (المومنون ۹۷۔۹۸)

اے میرے پروردگار! میں شیطان کے ڈالے ہوئے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ یہ شیاطین میرے پاس آئیں۔

## بیمار کی عیادت پر :۔

لاَ بَأسَ طَهُوْرًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لاَ شِفَآءَ اِلاَّ شِفَاءُكَ شِفَاءً لاَّ يُغَادِرُ سَقَمًا۔

کوئی گھبرانے کی بات نہیں ان شاء اللہ تعالیٰ یہ بیماری ظاہری اور باطنی آلودگیوں سے پاک کرنے والی ہے۔ اے اللہ! تکلیف کو دور فرما۔ اے لوگوں کے پروردگار شفاء دے۔ اور تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ تیری شفاء کے سوا کوئی شفاء نہیں۔ ایسی شفاء دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

## کسی کی وفات پر :

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَ اَخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط وَافْتَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اور ہدایت یافتہ (جنتی) لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما۔ اور اس کے پس ماندگان میں تو اس کا قائم مقام (کارساز) بن جا۔ اور ہماری اس کی (سب کی) مغفرت فرمادے۔ اور اس کی قبر کشادہ فرمادے اور قبر میں اس کو نور عطا فرما۔



## صبح ہونے پر :

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ٥

اے اللہ! ہم نے تیری ہی مدد سے صبح کی اور تیری ہی مدد سے شام کی اور تیری ہی (مرضی سے) زندہ ہیں اور تیری ہی (مرضی سے) ہم مریں گے اور تیرے ہی پاس (قیامت کے دن) اٹھ کر جانا ہے۔

## شام ہونے پر :

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ ط

اے اللہ! ہم نے تیری ہی مدد سے شام کی اور تیری ہی مدد سے صبح کی اور تیری ہی (مرضی سے) زندہ ہیں اور تیری ہی (مرضی سے) ہم مریں گے۔ اور تیرے ہی پاس (قیامت کے دن) لوٹ کر جانا ہے۔

## خواب دیکھنے پر :

خَيْرًا تَلْقَاهُ وَشَرًّا تَوَقَّاهُ خَيْرًا لَّنَا وَشَرًّا عَلٰى لاَعْدَآئِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

تم بھلائی پاؤ گے۔ برائی سے بچو گے۔ بھلائی ہم کو پہنچے گی اور برائی ہمارے

دشمنوں کو ملے گی سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

## رات کے سوتے وقت کے عملیات :

حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی رات کو پانچ کام کر کے سویا کرو۔

۱۔ چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔
۲۔ ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو۔
۳۔ جنت کی قیمت دے کر سویا کرو۔
۴۔ دولڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو۔
۵۔ ایک حج کر کے سویا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھ مسکین سے یہ امر محال ہے۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا :

۱۔ چار مرتبہ سورۂ فاتحہ یعنی الحمد للہ پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب چار ہزار دینار کا صدقہ دینے کے برابر تمہارے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔
۲۔ تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ کر سویا کرو اس کا ایک قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ہوگا۔
۳۔ تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو جنت کی قیمت ادا ہوگی۔
۴۔ دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو کہ دولڑنے والوں میں صلح کرنے کا ثواب ہوگا۔



۵۔ چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو ایک حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اب تو میں روزانہ رات کو یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

## صبح شام یہ دعا تین بار ضرور پڑھے :

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيًّا ﷺ

میں راضی ہوں اللہ کے رب، اسلام کے دین اور ہمارے آقا محمد ﷺ کے نبی ہونے پر۔

## جب کسی کو مصیبت یا بیماری میں مبتلا دیکھے تو یہ پڑھے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا ط

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچالیا جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔

☆ پڑھنے والا شخص تادم حیات خود اس ابتلاء سے محفوظ رہے گا۔
(ان شاء اللہ تعالیٰ)

(ترمذی)

## مدینہ منورہ میں شہادت کی موت کی تمنا یوں کرے :

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَ اجْعَلْ مَوْتِيْ

فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ ﷺ

اے اللہ مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا کر اور اپنے رسول ﷺ کے (مقدس) شہر (مدینہ منورہ) میں مجھے موت نصیب کر۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَجْمَعِيْن

آمین



# ایک اہم اطلاع

قارئین کرام! آپ نے ہماری نماز کے موضوع پر مشتمل کتاب ضیائے نماز ملاحظہ فرمائی۔ زیر نظر کتاب میں نماز اور اس سے متعلق دوسرے افعال پر چیدہ چیدہ مسائل جمع کر دیے گئے ہیں مگر پھر بھی یہ کتاب اپنے موضوع کا عشر عشیر بھی نہیں۔ لہذا جن حضرات کو نماز اور اس سے متعلق افعال پر دیگر مسائل معلوم کرنا ہوں تو وہ فتاوی رضویہ، بہار شریعت، قانون شریعت، سنی بہشتی زیور اور فقہ کی دیگر مستند کتابوں کا مطالعہ کرے۔

# حدیث نبوی کا مفہوم

☆ جس نے فجر کی نماز قضا کی اس کے چہرے سے نور ختم ہو جاتا ہے۔

☆ جس نے ظہر کی نماز قضا کی اس کی روزی سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔

☆ جس نے عصر کی نماط قضا کی اس کے بدن سے طاقت ختم ہو جاتی ہے۔

☆ جس نے مغرب کی نماز قضا کی اس کی اولاد سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

☆ جس نے عشاء کی نماز قضا کی اس کی نیند سے راحت ختم ہو جاتی ہے۔

# مولیٰ سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں

مولیٰ سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں
اٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں

آ پہنچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور
جب بندہ ہاتھ باندھ کے آیا نماز میں

جب ہاتھ اٹھائے باندھ کر نیت تو یہ سمجھ
دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھایا نماز میں

کیا جانے تو رکوع و سجود و قعود کو
ہے کن حقیقتوں کا اشارہ نماز میں

تن کی صفائی حق کی رضا دل کی روشنی
اے بندے خوبیاں نہیں کیا کیا نماز میں

پڑھ پڑھ کے تو نماز دعا صدق دل سے مانگ
مقصود کیا ہے جو نہیں ملتا نماز میں

مت کر قضا نماز کھڑی سر پہ ہے قضا
سن مالک قضا کا تقاضا نماز میں



گر قبر کی اندھیری سے ڈرتا ہے پڑھ نماز
ہے ظلمت لحد کا اجالا نماز میں

یہ قبر میں انیس یہ محشر میں ہو شفیع
عقبیٰ کا چین خلد کا وعدہ نماز میں

رکھتا ہے سر بلند انہیں پاک بے نیاز
ہے جن کا سر نیاز سے جھکتا نماز میں

بیدل نماز کیوں نہ ہو معراج مومنین
پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز میں

(مولانا عبدالسمیع بیدل)

## اقوال اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ

۱۔ جو اللہ سے ڈرے اس کے لئے اللہ نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو۔

۲۔ اولیاء اللہ کی سچے دل سے پیروی کرنا اور مشابہت کرنا کسی دن ولی اللہ کر دیتا ہے۔

۳۔ نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔

۴۔ جس کا ایمان پر خاتمہ ہو گیا اس نے سب کچھ پالیا۔

۵۔ جس سے اللہ ورسول ﷺ کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔

# درود پاک کے فضائل

جذب القلوب میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

(۲) درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۳) درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور ﷺ کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔

(۴) درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں ﷺ کے پاس پہنچ جائے گا۔

(۵) درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور ﷺ متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔

(۶) درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

(۷) درود پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

(۸) جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

(۹) درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء حبیب خدا ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔

(۱۰) رسول اللہ ﷺ خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

(۱۱) قیامت کے دن سید دو عالم نور مجسم ﷺ درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

(۱۲) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

(۱۳) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

(۱۴) درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں، یا رسول اللہ ﷺ! فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

(۱۵) درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔



# جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

## ہفت واری اجتماع :۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنّت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

## مفت سلسلہ اشاعت :۔

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

## مدارس حفظ و ناظرہ :۔

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

## درس نظامی :۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

## کتب و کیسٹ لائبریری :۔

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔